REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. K.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　　نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم　　وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

POSTAL REGISTRATION NO. P/GDP-23.

جلد ۴۲　　شمارہ ۱۴

ولقد نصرکم اللّٰہ ببدرٍ وّانتم اذلّۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- منیر احمد خادم
نائبین:- قریشی محمد فضل اللہ، محمد نسیم خان

شرح چندہ
سالانہ ۱۰۰ روپے
بیرونی ممالک:-
بذریعہ ہوائی ڈاک:- ۲۰ پاؤنڈ یا ۴۰ ڈالر امریکن
بذریعہ بحری ڈاک:- دس پاؤنڈ یا ۲۰ ڈالر امریکن

THE WEEKLY "BADR" QADIAN-143516

۱۵ شوال ۱۴۱۳ ہجری　　۸ شہادت ۱۳۷۲ ہش　　۸ اپریل ۱۹۹۳ء

اخبارِ احمدیہ

شوریٰ اور خلافت میں جماعت کی جان ہے اور شوریٰ اور خلافت کی جان تقویٰ میں ہے

اگر اس بات کو جماعت احمدیہ مدِّنظر رکھے تو جماعت احمدیہ پر کبھی موت واقع نہیں ہو سکتی!

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

لنڈن ۲ اپریل۔ سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بخیر و عافیت ہیں۔ الحمد للہ۔ ہندوستانی وقت کے مطابق آج ٹھیک چھ بجے شام حضور پُر نور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد فضل لنڈن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو بذریعہ مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ تمام دنیا میں ٹیلی کاسٹ کیا گیا۔ تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے سورۃ الحجرات کی آیت نمبر ۱۴ کی تلاوت فرمائی۔

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّ اُنْثٰى وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا ؕ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ○

ترجمہ:- اے انسانو! ہم نے تم کو مرد و عورت سے پیدا کیا ہے اور ہم نے تمہیں بڑے بڑے گروہوں اور قبائل میں تقسیم کر دیا ہے تاکہ ایک دوسرے کو پہچان سکو (لیکن یہ تمہاری گروہی اور قبائلی تقسیمیں تمہاری عزت کا نشان نہیں ہیں) تم میں سب سے معزز اللہ کے نزدیک وہ ہے جو تم میں سب سے زیادہ تقویٰ اختیار کرنے والا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ بہت جانتا ہے اور بہت خبر رکھتا ہے۔

پھر فرمایا:— آج ربوہ پاکستان میں اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ مجلس شوریٰ پاکستان کا آغاز ہو چکا ہے۔ حضور نے فرمایا اگرچہ میں اس شوریٰ کے لئے اپنا تحریری پیغام ارسال کر چکا ہوں لیکن پھر بھی اراکین شوریٰ کے اصرار پر اس خطبہ جمعہ کے ذریعہ انہیں چند نصیحتیں کرتا ہوں۔ امرِ واقعہ یہ ہے کہ مجلس شوریٰ جماعت کا ایک بہت ہی اہم نظام ہے۔ اور یہ کہنا غلط نہیں ہوگا کہ خلافت کے بعد سب سے اہم نظام شوریٰ کا نظام ہے۔ اور شوریٰ کے نظام کے ساتھ جماعت کی زندگی وابستہ ہے۔ اس لحاظ سے یہ کہنا غلط نہ ہوگا کہ شوریٰ اور خلافت میں جماعت کی جان ہے اور شوریٰ اور خلافت کی جان تقویٰ میں ہے۔ کیونکہ خلافت اور مجلس شوریٰ تقویٰ کے بغیر بے حقیقت ہے۔ اور اگر اس بات کو جماعت احمدیہ مدِّنظر رکھے تو اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ جماعت احمدیہ پر کبھی موت واقع نہیں ہو سکتی۔ حضور اقدس نے فرمایا اگرچہ نظام خلافت اور نظام شوریٰ کے مناصب میں ایک تقدس پایا جاتا ہے لیکن اس تقدس کا براہِ راست ایک رشتہ جماعت کے تقویٰ کے ساتھ ہے۔ خلیفۂ وقت کا ایک ذاتی تقویٰ بھی ہوتا ہے لیکن وہ جماعت جو خلیفۂ وقت کو منتخب کرتی ہے اس کے تقویٰ کا خلیفۂ وقت کی ذات کے ساتھ بہت گہرا تعلق ہے۔ چنانچہ اسی لئے قرآن کریم نے ہمیں نصیحت فرمائی کہ وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا کی دعا کیا کرو۔ کہ اے ہمارے رب ہمیں متقیوں کا امام بنانا۔ اگر جماعت تقویٰ سے عاری ہو تو خلافت اپنی ذات میں کتنی لمبا عرصہ تک تقویٰ کی باریک راہوں پر نہیں چل سکتی کیونکہ غیر متقیوں سے جب واسطے پڑتے ہیں تو لیڈر شپ برباد ہو جایا کرتی ہے۔ حضور نے فرمایا کہ اس مضمون کو مزید کھولنے کے لئے میں نے آپ کے سامنے مذکورہ بالا آیت کی تلاوت کی ہے جس میں فرمایا ہے کہ اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ حضور نے فرمایا! اللہ فرماتا ہے تمہاری عزت کے معیار جو بھی ہوں لیکن خدا کے نزدیک معزز وہ ہے جو تقویٰ پر قائم ہے۔ حضور نے اراکین شوریٰ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر منصب تقویٰ سے خالی ہوگا تو اللہ کے ہاں وہ منصب عزت سے خالی ہو جائے گا۔ اگر منصب تقویٰ سے بھرا ہوا ہوگا تو وہ منصب بھی عزت کے لائق ہوگا۔ اسی طرح وہ افرادِ جماعت جو کسی منصب پر فائز نہ ہو کر بھی متقی ہوں گے وہ بھی قابلِ عزت ہوں گے۔ حضور نے فرمایا اس نکتہ کو اچھی طرح سمجھنے کی ضرورت ہے۔ اس کو سمجھ لینے سے (جماعتی) انتخابات کے موقع پر وہ لوگ جو مناصب کو محض اس لئے حاصل کرنا چاہتے ہیں کہ ان کو ظاہری عزت ملے، صحیح سوچ اپنا لیں گے۔ اور محض مناصب کو عزت کا ذریعہ نہ سمجھ کر انتخابات کے موقع پر غلط طریقے نہیں اپنائیں گے۔ حضور نے فرمایا یہ رجحان نہایت خطرناک ہے کہ

(باقی دیکھئے ص۱۵ پر)

قادیان دارالامان میں

رمضان المبارک کی روحانی مصروفیات اور عید الفطر کی تقریب سعید

رپورٹ مرتبہ:- قریشی محمد فضل اللہ

قادیان ۲۵ مارچ۔ آج یہاں بڑے جوش و خروش سے عید الفطر منائی گئی۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے مسجد اقصیٰ میں ۹-۳۰ بجے عید الفطر کی نماز پڑھائی۔ موسم کی خرابی کے باوجود اہلیانِ قادیان کے علاوہ ڈیڑھ ہزار کے قریب مضافاتِ قادیان سے تشریف لانے والے مسلمان بھائیوں نے عید کی نماز پڑھی اور خطبہ سماعت کیا۔

ایک روز قبل مسجد اقصیٰ میں قرآنِ مجید کا درس ختم ہونے کے بعد ۵-۳۰ بجے سے اجتماعی دُعا کے لئے احباب و مستورات مساجد میں اکٹھے ہوئے۔ دُعائیہ اعلانات کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب موصوف نے لمبی اجتماعی دعا کرائی۔ اسی روز عید کا چاند نظر آنے کے ساتھ ہی عید الفطر کا اعلان کیا گیا۔ رمضان المبارک میں خصوصی درسِ قرآن مجید۔ درسِ حدیث۔ نمازِ تراویح اور نوافل کی ادائیگی کے علاوہ امسال رمضان کے آخری عشرہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سُنّتِ مبارکہ کی متابعت میں قادیان کی مرکزی مساجد میں ۶۸ مردوں اور ۲۱ مستورات کو اعتکاف کرنے کی سعادت ملی۔ اللہ تعالیٰ سب کی عبادات و دعاؤں کو قبول فرمائے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا پیغامِ عید

نمازِ عید کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظرِ اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان نے خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے سب سے پہلے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کا پیغام عید سُنایا جس میں حضور نے جملہ احبابِ جماعت کو السلام علیکم اور عید کی مبارک، کا پیغام دیا ہے اور اُمتِ مسلمہ کے امن و حفاظت کے لئے دُعا کی ہے۔ ازاں بعد خطیب صاحب موصوف نے خطبہ عید الفطر ارشاد فرمایا اور احبابِ جماعت کو اپنے اندر دائمی طور پر رمضان کی برکات سمو لینے کی تلقین فرمائی۔

(باقی ص۱۵ پر)

منیر احمد خادم ... ایم اے۔ پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: نگران بورڈ بدر قادیان۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۸ رشہادت ۱۳۷۲ ہش

یورپ کے عیسائیوں کا اصلی چہرہ

یورپ کے عیسائی ممالک میں اب تک اسلام اور مسلمانوں کو مذہبی جنونی متعصب اور متشدد و انتہاپسند جیسے ناموں سے یاد کیا جاتا تھا۔ لیکن جب سے بوسنیا کے مسلمانوں پر سربین عیسائیوں کی طرف سے نسلی صفائی کے نام پر نہایت شرمناک سلوک کیا جا رہا ہے اور جس رنگ میں یورپ کے ملکوں اور اقوام متحدہ کی طرف سے سردمہری کے نتیجہ میں اس کی حوصلہ افزائی ہوئی ہے اوپر سے حلیم اور اندر سے بھیڑیا نما انسانوں کا اصلی چہرہ واضح ہو کر سامنے آگیا ہے۔

اب تک کی اطلاعات کے مطابق لاکھوں بوسنین نہتے مسلمان نہایت بے دردی سے قتل کیے جا چکے ہیں۔ اور بہت سے بے کس و بے سہارا زمین کو بچھونے اور آسمان کو لحاف کے طور پر استعمال کر رہے ہیں۔ نہ تن پر کپڑے، نہ پاؤں میں جوتی اور نہ ہی بھوک مٹانے کے لیے مناسب غذا۔ علاوہ اس شدید جسمانی مصیبت کے جس میں بھوک، ننگ پیاس اور رہائش کی تنگی شامل ہے، ایک اندازے کے مطابق اب تک پچاس ہزار بوسنین مسلمان عورتوں کے پیٹ میں سربین درندوں کے حرامی بچے پل رہے ہیں۔ کنواری لڑکیوں کی بے آبروئی اُن کے والدین کے سامنے کی جا رہی ہے۔ اور بچوں والی خواتین کی عزت اُن کی اولاد کے سامنے نیلام کی جاتی ہے۔ یہ غریب اور بے سہارا عورتیں نہایت ذلت اور مصیبت کی حالت میں زندگی کے بقیہ ایام گزار رہی ہیں۔ اور وہ دن دُور نہیں جب سربیوں کی حرامی اولاد بوسنین گھروں میں گھومنے لگے گی۔ اِس طرح یہ نہایت کمینہ منصوبہ بنایا گیا ہے کہ اس ذلیل حرکت کے نتیجہ میں بوسنین مسلمانوں کی نسل کو نیست و نابود کر دیا جائے یا اس قدر اقلیت میں کر دیا جائے کہ وہ بے جان مردے کی طرح ان کے پاؤں تلے کچلے جاتے رہیں۔ دوسری طرف وہ بوسنین مجاہد جو اِس وقت سربین غنڈوں کے ساتھ برسرِ پیکار ہیں اُن کی حالت یہ ہے کہ نہ تو اُن کے پاس عددی قوت ہے، اور نہ ہی معقول سامانِ جنگ۔ نتیجہ کے طور پر نہایت بے دردی سے اُن کے سر قلم کیے جا رہے ہیں۔

بوسنیا کے مذکورہ دردناک، و شرمناک واقعات جو ہٹلر کی یاد بھلاتے اور ہلاکو خان کے دَور کو شرماتے ہیں، دراصل یورپ کے عیسائی ممالک کے اخلاقی دیوالیہ پن اور مذہبی و نسلی تعصب اور کٹر پن کی صحیح تصویر دُنیا کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ اب یہ بات ہر عقلمند کو سمجھ لینی چاہیئے کہ یہ لوگ ماضی میں بعض مسلم ممالک کے حامی اور ہمدرد بن کر سامنے آتے رہے ہیں تو ہرگز یہ اُن کے ہمدرد نہیں۔ یہ صرف اور صرف مسلم ممالک یا دیگر ترقی پذیر ممالک کی کمر توڑنے کے لئے اور علاقے میں اُن کی بالادستی ختم کرنے کے لئے انہیں آپس میں لڑاتے رہے ہیں۔ یہ لوگ نہ صرف مہلک ہتھیاروں کے فروخت سے اپنے اِس مذموم کاروبار کو چمکاتے ہیں بلکہ جنگ کے نتیجہ میں ان ممالک کی اقتصادیات کو تباہ کر کے پھر اُن کے بھوکے ننگے جسموں کی تھوڑی بہت مدد بھی کر کے اُوپر سے اُن کی بھوک اور افلاس پر ہمدردی کا ہاتھ رکھتے ہیں۔ لیکن اندر سے اُن کے مُنہ چڑاتے ہیں۔ ایسے حالات ماضی میں دُنیا کے کئی ممالک میں رُونما ہو چکے ہیں۔ لیکن حال ہی میں کویت پر عراق کے ناجائز قبضہ کے نام پر جو خوبصورت ڈرامہ خدا کی اس زمین پر دجّال کے ان چیلے چانٹوں اور اُن کے معاونین کی طرف سے کھیلا گیا وہ حق پرستوں اور منصف مزاج انسانوں کی آنکھیں کھول دینے کے لئے کافی ہے کہ کس طرح سعودی عرب اور بعض اور ممالک کو اپنے ساتھ ملا کر امریکہ اور اس کے اتحادیوں نے کویت پر عراقی قبضہ کے نام پر کویت اور سعودی عرب کی سرزمین میں داخل ہو کر انہی کے عراقی مسلمان بھائیوں کو ملیا میٹ کر دیا۔ اور اُن کے معاشی و اقتصادی نظام کو ستیاناس کر کے انہیں کئی سال پیچھے دھکیل دیا۔ اور ستم بالائے ستم یہ کہ یہ سب انسانیت کے نام پر کیا گیا۔ اور جب سربین افواج ناجائز طور پر بوسنیا کے علاقہ پر قابض ہو گئیں اور قتل و غارت اور عصمت دری کا بازار گرم کرنے لگیں تب انسانوں کے ان "محسنوں" کا ضمیر نہایت بے شرمی اور ڈھٹائی سے سو گیا اور یہی حسین نمونہ انسانوں کے محافظ عالمی ادارے اقوام متحدہ نے بھی دکھلایا۔ اس موقع پر کبھی یوگوسلاویہ یا اس کے پڑوسی ممالک کی سرزمین پر امریکہ اور اس کے اتحادیوں کے طیارے کیوں نہیں اُترے جو سربین لوگوں کے حملے بوسنین سے روکتے۔ تا انصاف پسندوں کو پتہ لگتا کہ جو سلوک کویت کے معاملہ میں عراق سے کیا گیا وہی سلوک بوسنیا کے مسلمانوں کو بچانے کے لئے سربیا سے بھی کیا گیا ہے۔

بوسنیا کے پڑوسی یورپین ممالک اور اقوام متحدہ نے غریب بوسنین مسلمانوں سے جو سلوک کیا وہ تو ہر اعتبار سے مذموم عمل ہے ہی لیکن جب اپنوں کی ہمدردی ساتھ نہ ہو تو غیروں کے مذموم عمل کا شکوہ بھی اس قدر وزن نہیں رکھتا۔ ہمیں اس موقع پر رہ رہ کر اُن امیر و کبیر اور قدرتی دولت سے مالامال مسلم ممالک کا خیال آرہا ہے کہ کہاں گئی اُن کی ہمدردی، ان کی حمیتِ اسلام۔ کدھر دفن ہو گئی ان کی غیرت اور ان کا جذبۂ جہاد۔ اور کہاں ہیں وہ جُبّہ پوش جو منکرینِ جہاد پر تو اپنے زعم میں کفر کے فتوے لگاتے ہیں لیکن جب جہاد کا حقیقی وقت آجائے تو چوڑیاں پہن کر اور شرم سے سر جُھکا کر اپنے گھروں کے دروازے بند کر لیتے ہیں۔ ایسے سرد رویّے سے یہ بات صاف طور پر نظر آتی ہے کہ یا تو یہ مسلم ممالک امریکہ اور یورپین ممالک کے ہاتھوں بک چکے ہیں جس کے نتیجہ میں نہ تو اُن کی زبانوں میں بولنے کی طاقت ہے اور نہ ان کے ہاتھوں میں اب قوّتِ جہاد ہے۔ اور یا پھر اُن کی غیرت و حمیّت بالکل مر چکی ہے۔ ورنہ کوئی وجہ نہیں کہ اس قدر عرصہ تک غریب بوسنین ان دردناک مظالم کا شکار رہتے۔ مسلم ممالک کی طرف سے اب تک جو کوششیں کی گئی ہیں وہ اس قابل نہیں ہیں کہ کسی ملک کی حیثیت سے ان کا ذکر بھی کیا جائے۔ اُن سے بڑھ کر تو بعض رضاکار تنظیمیں مدد کے میدان میں آگے آئی ہیں۔ یورپ کی بھی بعض تنظیمیں بظاہر ہمدردئی بنی نوعِ انسان کے نام پر اُن سے بڑھ کر سامنے آئی ہیں۔ پھر ان میں اور اُن میں فرق کیا ہے؟

اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے جماعتِ احمدیہ بھی اپنے بوسنین مُسلمان بھائیوں کی خدمت میں باوجود کمئ وسائل کے کسی سے پیچھے نہیں ہے۔ امام جماعتِ احمدیہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرّابع ایدہُ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہی وہ سب سے پہلے قومی راہنما ہیں جن کی رُوحانی بینائی نے محسوس کر لیا کہ بوسنیا اِن دنوں ظلم کے ایسے دردناک دَور میں داخل ہو چکا ہے کہ ان کی مدافعت کے لئے جہاد بالسّیف فرض ہو چکا ہے۔ چنانچہ آپ نے مُسلم ممالک کو اس طرف توجہ دلائی۔

(باقی دیکھئے صفحہ ۱۵ پر)

احمدی وفد کا بوسنیا کا آنکھوں دیکھا حال

مُرسلہ وکالتِ تبشیر لنڈن

مورخہ ۸ جنوری ۱۹۹۳ء کو جرمن جماعت کے دو نمائندے بوسنیا کے مُسلمانوں کی امداد کے لئے بمعہ امدادی سامان (کھانے کا سامان، دوائیاں اور کپڑے) لے کر ایک بوسنین مُسلمان بھائی ایول دین کے ساتھ بوسنیا کے لیے روانہ ہوئے۔ یہ سفر ۱۴ جنوری تک جاری رہا۔ انہوں نے ۸ مختلف کیمپوں کا دورہ کیا۔ ان کی ویڈیو فلم بنائی اور ان تک امدادی سامان پہنچایا۔ یہ امدادی سامان ایک جرمن ریلیف ادارے (IFIAS) کے ساتھ مل کر پہنچایا گیا۔ اُمید ہے کہ جلد جماعتِ احمدیہ جرمنی خود ایسا ادارہ بنانے میں کامیاب ہو جائے گی جس کے بعد ہم آزادانہ طور پر کسی بھی ملک میں امدادی سامان پہنچانے کے قابل ہو جائیں گے۔

ہمارے نمائندے کوبلنز جرمنی سے براستہ CELJE اور RIJEKA کے بعد بذریعہ فیری SPLIT (جو کہ کروشیا کا شہر ہے) سے ہوتے ہوئے CI,OV,O کے مہاجرین کیمپ میں پہنچے جہاں چھ صد کے قریب بوسنین مہاجرین ٹھہرے ہوئے ہیں۔ چند مردوں کے علاوہ بھاری تعداد بچوں اور عورتوں پر مشتمل ہے۔ جو لوگ ۱۲ جولائی کے بعد کروشیا میں داخل ہوئے۔ کروشین گورنمنٹ ایسے لوگوں کو نہ تو کوئی امدادی سامان مہیا کرتی ہے اور نہ ہی انہیں قانونی مہاجر تصور کرتی ہے۔ اور یہ کیمپ ایسے ہی لوگوں پر مشتمل ہے۔ ان لوگوں نے یہ کہہ کر کہ ہمارا بھی مُسلمانوں کی مہمان نوازی کرنے کا حق ہے ہمیں بھی کھانے میں شامل کیا۔ اِس کیمپ میں ہم پہلے امدادی سامان لے کر جانے والے ہیں۔ اللہ بہتر جانتا ہے کہ ان کا گزارہ کیسے ہوتا ہے۔ شدید سردی میں چھوٹے جُوتے آگے سے کاٹ کر پہنتے ہیں کہ پورے آجائیں۔ عورتیں پلاسٹک اور ربڑ کی جوتیاں پہنتی ہیں۔ ہمارے جرمن ہمسفر ان کی اِس کسمپرسی کی حالت کو دیکھ کر دھاڑیں مار مار کر رونے لگے۔ ہماری بھی کیفیت کچھ ایسی ہی تھی مگر صبر کا دامن ہم نے تھامے رکھا۔ ترجمان کے ذریعے جب بات ہوئی تو انہوں نے جواب دیا کہ امدادی سامان محاذِ جنگ پر بھیج دیں وہاں ان کو زیادہ ضرورت ہے۔ یہ واقعہ بالکل اُن صحابہؓ کے واقعہ کی طرح ہے

(باقی صفحہ ۱۵ پر)

خطبہ جمعہ

بنگالی احمدیوں کی ہمت استقامت اور اخلاص کا ذکر تاریخ احمدیت میں ہمیشہ کیلئے سنہری لفظوں سے محفوظ ہونا چاہیئے

جماعت احمدیہ کا سورۃ صف کے ساتھ ایک گہرا تعلق ہے اس وجہ سے میں نے ان آیات کو بنگلہ دیش کے جلسہ کیلئے موضوع بنایا ہے

بوسنیا فنڈ کی تحریک پر احباب جماعت کے والہانہ لبیک کا ایمان افروز تذکرہ

از سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۱۲ تبلیغ (فروری) ۱۳۷۲ ہش / ۱۹۹۳ء بمقام مسجد فضل لندن

تشہد و تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کے بعد حضور انور نے سورۃ الصف کی حسب ذیل آیات کی تلاوت فرمائی :-

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى تِجَارَةٍ تُنْجِيْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ○ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ ۭ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ○ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَيُدْخِلْكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ وَمَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ۭ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ○ وَاُخْرٰى تُحِبُّوْنَهَا ۭ نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِيْبٌ ۭ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ○

(سورۃ الصف : آیات ۱۱ تا ۱۴)

بعدہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا :-

آج اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ

جماعت احمدیہ بنگلہ دیش کا سالانہ جلسہ

اپنے اختتام کو پہنچ رہا ہے اور بنگلہ دیش کے امیر صاحب نے تمام جماعت کی طرف سے اس خواہش کا اظہار کیا تھا کہ ان کے جلسہ کو بھی آج کے خطبہ کا حصہ بنالیا جائے اور بیک وقت جمعہ بھی ہوگا اور ان کے جلسہ میں تمام عالمی جماعتوں کی شمولیت بھی اسی موضوع پر انشاء اللہ ابھی میں آپ سے مخاطب ہونگا لیکن اس سے پہلے میں ایک دفعہ پھر اللہ تعالیٰ کے اس فضل کا ذکر کرنا چاہتا ہوں جو خدا تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کے عالمی جلسوں کی صورت بنادی ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ جماعتوں پر اتنا گہرا اور اتنا انقلابی اثر پیدا ہو رہا ہے کہ اس کے متعلق خواہ کتنا بھی اندازہ کیا جاتا لیکن اتنا اندازہ نہیں تھا کہ خدا تعالیٰ اس نئی صورت میں کتنی برکت رکھ دے گا اور جماعتوں کو کتنا غیر معمولی فائدہ پہنچے گا جو بہت سے خطوط ملتے ہیں ان کا کبھی کبھی میں مختصر ذکر کرتا ہوں لیکن یہ ذکر اب میری استطاعت سے بہت آگے نکل گیا ہے پہلے عموماً جو خطوط ملا کرتے تھے وہ ہزاروں کی تعداد میں بھی سہی، لیکن اکثر و بیشتر انہی لوگوں کے تھے جو خط لکھنے کے عادی ہیں اور اب جو نیا دور شروع ہوا ہے اس میں بکثرت ایسے نئے احباب کی طرف سے اور خواتین اور بچوں کی طرف سے جو خطوط ملنے لگے ہیں جو ٹیلی ویژن پر خطبہ دیکھنے سے پہلے خطوں کا رابطہ نہیں رکھتے تھے اور بہت ہی زیادہ گہرے اثر کے نتیجہ میں انہوں نے اپنے خیالات اور جذبات اور ان پاک تبدیلیوں کا ذکر کیا ہے جو اللہ کے اس فضل کے نتیجہ میں ظاہر ہونا شروع ہوئی ہیں۔

مجھے ایک بات کی سمجھ نہیں آیا کرتی تھی کہ ٹیلی ویژن پر تو یہاں بھی خواتین دیکھتی ہیں اور ٹیلی ویژن کے ذریعہ دیکھنے کا الگ انتظام تو یورپ میں عام ہے پھر آخر ٹیلی ویژن پر یہ اثر اتنا زیادہ کیوں پڑتا ہے میری بیٹی فائزہ نے جو آج کل پاکستان گئی ہوئی ہے اس نے مجھے فون پر بتایا کہ میں پہلے حیران ہوا کرتی تھی کہ آپ کن باتوں کا ذکر کرتے ہیں، وہ کیا اثر ہے لیکن پاکستان آکر جب میں نے پہلی دفعہ خطبہ دیکھا ہے تو بیان نہیں کر سکتی کہ کیسا اثر تھا یوں لگتا تھا کہ واقعۃً آپ آسمان سے اتر آئے ہیں اور سامنے ظاہر ہو گئے ہیں کہتی ہے سب بچے بڑے اور خواتین جو ساتھ تھیں یوں ٹکٹکی لگا کر دیکھ رہی تھیں جیسے ایک حیرت انگیز واقعہ، ایک معجزہ رونما ہوتا ہے تو دراصل یہ صرف ٹیلی ویژن کا قصہ نہیں ہے ٹیلی ویژن پر دور دراز کے لوگوں کو دیکھنے کی تو سب دنیا کو عادت پڑ چکی ہے کوئی بڑی بات نہیں رہی یہ اللہ کا احسان ہے۔ یہ خدا تعالیٰ کا خاص اعجاز ہے جو اس نے جماعت کے حق میں دکھایا ہے اس روزمرہ عام چیز نے ایسی غیر معمولی طاقت پیدا کر دی ہے کہ جو دلوں میں انقلاب برپا کر رہی ہے تو اس احسان کو ہمیشہ ذہن میں رکھ کر ہمیں اللہ تعالیٰ کی حمد کے گیت گانے چاہئیں۔

اس ضمن میں بعض اور باتیں بلکہ کئی اور باتیں ہیں جو انشاء اللہ آئندہ کسی خطبہ میں بیان کروں گا۔ کیونکہ جماعت احمدیہ آج کل جس نئے دور میں داخل ہوئی ہے اس کی پرانے صحیفوں میں خوشخبریاں دی گئی تھیں اور امت محمدیہ میں بھی بہت سے بزرگوں نے بڑی واضح پیشگوئیاں فرمائی تھیں کہ یہ واقعہ ہوگا اور امام مہدی کے زمانہ میں ہوگا اس سلسلہ میں مختلف احباب جماعت جو خطوط لکھ رہے ہیں ان میں بہت سے ذوقی نکتے بھی ہیں جو ان کے دل کو پسند آگئے لیکن دنیا کے سامنے ایک واضح ثبوت کے طور پر پیش نہیں کئے جا سکتے لیکن بعض ایسے قطعی شواہد بھی ہیں جن کے متعلق کوئی انسان جو تعصب سے پاک ہو شک نہیں کر سکتا کہ یہ کھلم کھلا الٰہی نوشتے تھے جو پورا ہو رہے ہیں تو اس سلسلہ میں انشاء اللہ بعد میں ذکر چلے گا۔

پاکستان میں دیہات کی جماعتوں پر جو اثر ہے اس سے میرا دل بہت راضی ہوا ہے بعض ایسے ضلع تھے جو رفتہ رفتہ سرکتے سرکتے بہت پیچھے جا چکے تھے اور ان کے پیچھے ہٹنے کا تعلق صرف میری ہجرت سے نہیں بلکہ ایک لمبے عرصہ سے کچھ ایسے عوامل تھے جن کے نتیجہ میں وہ آباؤ اجداد کی ان پاکیزہ اور عظیم روایات کو زندہ نہیں رکھ سکے جو اس ضلع کے بزرگوں سے وابستہ تھیں لیکن اس سلسلہ میں باوجود اس کے کہ پہلے بہت کوششیں کی گئیں اور پاکستان سے یہاں آنے سے پہلے خاص طور پر بعض ضلعوں کے متعلق میں نے یہ بھی پروگرام بنایا کہ تمام جماعتی ادارے بیک وقت ان کی طرف متوجہ ہوں خدام، انصار، لجنات اور اصلاح و ارشاد کی جو تمام مختلف صورتیں ہیں، کوئی تعلیم القرآن سے تعلق رکھنے والی، کوئی تحریک سے اور کوئی دوسری، یہ سارے مل کر یکدفعہ زور لگائیں، زور بھی لگایا گیا لیکن کوئی خاص نتیجہ نہیں نکلا اب ان ضلعوں سے ان کے دیہات سے جو خط مل رہے ہیں حیرت ہو رہی ہے کہ دیکھتے دیکھتے استغفار

حیرت انگیز تبدیلیاں پیدا ہو رہی ہیں کہ انسان ان کا وہم و گمان بھی نہیں کر سکتا تھا۔ اس سلسلہ میں بھی بعض باتیں انشاء اللہ بعد میں بیان کروں گا اب ایک

عام دلچسپی کی مختصر سی بات

کہہ کر مضمون کو پھر بنگلہ دیش کے جلسہ کی طرف منتقل کر دوں گا وہ یہ ہے کہ لوگ جو خط لکھ رہے ہیں۔ ان میں آج کل میری داڑھی پر بڑے تبصرے آ رہے ہیں اور کئی لوگوں نے تو اس کے باقاعدہ ڈرامے بنا دئیے ہیں ایک نوجوان نے خط لکھا کہ ہم نے آپ کو کالی داڑھی والا بھجوایا تھا۔ ہائے اس ملک کا جس نے آپ کے ساتھ یہ سلوک کیا کہ آپ کے بال سفید کر دئیے اور آدمی کس کس بات کا رونا روئے ان کو میں بتاتا ہوں کہ آپ کے ملک سے سفید داڑھی لیکر ہی آیا تھا اور کچھ وسمہ اور خضاب بھی ساتھ لایا تھا۔ پھر اس ملک کا خضاب استعمال کرنا شروع کیا۔ لیکن خضاب سے جوانی کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ بعض لوگ اس طرح کھلے کھلے لفظوں میں یہ تو نہیں کہتے لیکن یہ کہہ دیتے ہیں کہ آپ بہت بزرگ لگنے لگ گئے ہیں۔ اور ماشاء اللہ ایک اور سا رنگ آگیا ہے۔ بعض کہہ دیتے ہیں کہ بہت کمزور لگنے لگ گئے ہیں بعض تعلقات ایسے ہوتے ہیں جس میں انسان کھل کر صاف بات کہہ نہیں سکتا تو کہنا یہ چاہتے ہیں کہ تم بوڑھے ہو گئے ہو لیکن مختلف بہانے بناتے ہیں۔ اس پر مجھے اپنے ملک کا مزاج یاد آگیا کہ عام طور پر تو "سادہ" لفظ بہت اچھا ہے۔ نیک صاف فطرت والے لوگ جن میں کوئی تصنّع نہ ہو ان کو سادہ کہا جاتا ہے۔ مگر ہمارے ملک کا رواج یہ ہے کہ کسی بڑے آدمی کو بیوقوف کہنا ہو تو اس کو بھی سادہ کہتے ہیں۔ کہتے ہیں ہمارے فلاں صاحب بڑے سادہ ہیں مطلب یہ کہ کافی بیوقوف آدمی ہیں تو سیدھا سادہ بوڑھا کہو یہ کیا مطلب ہوا کہ بزرگ لگنے لگ گئے ہو۔ یہ ہے وہ ہے جہاں تک کمزوری کا معاملہ ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے کوئی کمزوری نہیں ہے خضاب سے انسانی جسم کی طاقت کا کوئی تعلق نہیں۔ آپ کو مجھے دیکھ کر کوئی تقویت ملتی ہوگی لیکن میری ذات کو خضاب سے کبھی کوئی تقویت نہیں ملی تھی۔ اور اللہ کے فضل سے میں اسی طرح صحتمند ہوں جس طرح پہلے تھا۔ اور اگر کوئی کمزوریاں پہلے تھیں تو اب بھی ہیں۔ اللہ ان کو بھی دور فرما دے گھبرائیں نہیں یہ جو رنگ بدلنا ہے یہ اتفاقی قدرتی چیزیں ہیں۔ اللہ فضل فرمائے صحت کے لئے دعا کیا کریں۔ اللہ تعالیٰ سب ذمہ داریوں کو ہمت کے ساتھ ادا کرنے کی توفیق بخشے۔

بنگلہ دیش کو پیغام کے سلسلہ میں میں نے آج انہی آیات کو موضوع بنایا ہے جن کی پچھلے خطبہ میں بھی تلاوت کی تھی اور مضمون پوری طرح بیان نہیں ہو سکا تھا۔ بنگلہ دیش بہت ہی بڑے ابتلاء میں سے بلکہ بار بار ابتلاؤں میں سے گزرا ہے اور ان پر اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہے کہ باوجود اس کے کہ جماعت چھوٹی اور دیکھنے میں کمزور ہے مگر ایمان اور ہمت اور استقلال اور بہادری میں اور ثابت قدمی میں دنیا کی کسی جماعت سے پیچھے نہیں۔ بلکہ اکثر جماعتوں سے آگے قرار دیا جا سکتا ہے۔ اتنے بڑے بڑے بوجھ اس حیرت انگیز طریق پر جماعت نے اٹھائے اور ہمت سے مسکراتے ہوئے بغیر خوف کے اظہار کے بڑے بڑے خوفوں سے گذر گئے اور بڑے بڑے نقصانات کے رونے نہیں روئے اور اللہ کی حمد کے گیت گاتے ہوئے اس بات پر شکر کرتے ہوئے کہ خدا نے ہمیں توفیق بخشی اور استقامت عطا فرمائی۔ وہ جماعت آگے سے آگے بڑھتی چلی جا رہی ہے۔ اور ہر ابتلاء کا فوری نتیجہ خدا کے غیر معمولی فضلوں کی صورت میں ان پر نازل ہو رہا ہے اور ہر وہ کوشش جو ان کو کمزور بنانے کی کی جا رہی ہے وہ ان کو پہلے سے بہت زیادہ طاقتور بنا کر نکالتی ہے۔ یہ تو خدا کا ایک عمومی سلوک ہے جو سب الٰہی جماعتوں سے ہوا کرتا ہے۔ لیکن جیسے کہتے ہیں جتنا گڑ ڈالو گے اتنا ہی میٹھا ہوگا تو وہ

ماشاء اللہ اپنی قربانیوں میں گڑ بہت ڈالتے ہیں اور ویسے بھی ان کو میٹھے کی بہت عادت ہے اسی لئے یہ گڑ والا محاورہ ان پر خاص صادق آتا ہے کیونکہ (میٹھا) تو ان کی خاص کمزوری ہے اور میں جب کبھی بنگلہ دیش میں سفر پر جایا کرتا تھا تو مصیبت پڑی ہوتی تھی اتنا میٹھا کھلاتے تھے کہ ناقابل برداشت ہو جاتا تھا اور ان کے لئے یہ عام خاطر تھی اور ہمارے لئے وہ مشکل بن گئی تھی۔ مگر قربانیوں کا جہاں تک تعلق ہے ان میں جتنا میٹھا ڈالیں اچھا ہے کیونکہ وہ میٹھا تو منظور ہی منظور ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے فضل کے ساتھ آپ کی قربانیوں کو بہت جلد جلد پھل عطا فرماتا ہے۔ میں یہ دعا کرتا ہوں کہ ان آیات میں دئیے گئے سارے وعدوں کا بنگلہ دیش کے اوپر اطلاق ہو جن کا ذکر تفصیل سے ملتا ہے۔

میں نے گزشتہ خطبہ میں بیان کیا تھا کہ عام طور پر قرآن کریم میں جہاں قربانیوں کا ذکر ملتا ہے وہاں اس سے ملتی جلتی جزا کا بھی بالعموم ذکر ہے اور بالعموم مضمون مثبت جزا سے تعلق رکھتا ہے لیکن اس آیت میں منفی رنگ میں جزاء کا ذکر ہے مثلاً فرمایا:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى تِجَارَةٍ تُنْجِيْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ

ہم تمہیں ایک ایسی تجارت کی خبر نہ دیں جو تمہیں دردناک عذاب سے بچائے۔ قرآن کریم کی بعض آیات میں صرف مثبت وعدوں کا ذکر ہے مثلاً فرمایا: اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ کہ خدا نے مومنوں سے ان کی جانوں کا اور ان کے اموال کا سودا کر لیا ہے بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ کہ اس کے بدلے ان کو جنت عطا ہوگی اب ان دونوں آیات کے مضامین اس طرح ملتے جلتے ہیں کہ تجارت کی جو تفصیل بیان فرمائی وہ یہ ہے کہ تُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ: تم

خدا کی راہ میں مجاہدہ

کرو اپنے اموال کے ذریعہ اور اپنے انفس کے ذریعہ۔ تبدیلی صرف اتنی ہے کہ وہاں انفس کو پہلے لایا گیا اور اموال کو بعد میں رکھا گیا اور یہاں اموال کو پہلے لایا گیا اور انفس کو بعد میں رکھا گیا۔ اس مضمون میں بہت گہرائی ہے۔ قرآن کریم میں جب ترتیب بدلی جاتی ہے تو بہت گہرے مطالب کو پیش نظر رکھ کر بدلی جاتی ہے۔ اس سلسلہ میں میں پھر دوبارہ بات کروں گا۔ قرآن کریم کا ایک تیسرا طریق یہ ہے کہ دونوں کا اکٹھا ذکر فرماتا ہے موقعہ اور محل کے مطابق ایک قربانی کا ذکر فرما کر اس کی جزا بعض شر سے بچانے کی صورت میں بھی بتاتا ہے اور وعدہ فرماتا ہے اور بعض عطاؤں کی صورت میں اس کا ذکر کرتا ہے جیسا کہ فرمایا:

اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ○

کہ وہ لوگ جو یہ کہتے ہیں کہ ہمارا رب صرف خدا ہے اور ہر دوسرے رب کا انکار کر دیتے ہیں۔ یہ ایسا مضمون ہے جو اس آیت میں شامل ہے یعنی بظاہر کھلے کھلے لفظوں میں نہیں فرمایا گیا لیکن بالکل واضح طور پر اس میں شامل ہے۔ صرف رَبُّنَا اللّٰهُ نہیں کہتے بلکہ ہر غیر اللہ کی ربوبیت کا انکار کرتے ہیں ثُمَّ اسْتَقَامُوْا پھر وہ استقامت اختیار کر جاتے ہیں۔ استقامت کا مضمون دراصل بتا رہا ہے کہ غیر اللہ کا انکار انہوں نے کیا ہے ورنہ خالی آپ ہمارا رب ہمارا رب کہتے رہیں تو دنیا کو کیا مصیبت پڑی ہے۔ کیا سودا اٹھا ہے کہ آپ کے پیچھے پڑ جائے دنیا اپنی ربوبیت کے انکار کے نتیجہ میں غصہ دکھاتی ہے جب آپ ان سے مستغنی ہو جاتے ہیں اور صرف خدا کے ہو جاتے ہیں غیروں کے سامنے جھکنے سے انکار کر دیتے ہیں

تب آپ کے خلاف مخالفتوں کی مہمیں چلائی جاتی ہیں۔ اس لئے اس مضمون میں یہ بات شامل ہے اس کا نتیجہ کیا ہے فرمایا تَتَنَزَّلُ عَلَیْھِمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ اَلَّا تَخَافُوا۔ خالی رَبُّنَا اللّٰہ کہنے سے، تو کوئی خوف وارد نہیں ہوا کرتے جب غیر اللہ کا انکار کرتے ہیں تو پھر ہر طرف سے خوف گھیر لیتے ہیں اور وہ خوف کچھ طبعی ہیں اور کچھ مصنوعی۔ طبعی یہ کہ جب آپ صرف خدا کو رب بنالیں اور غیر سے مدد مانگنا چھوڑ دیں۔ (یہ ایک ایسا مضمون ہے جو بڑے لمبے سفر کا حال بیان کرتا ہے۔ غیر اللہ سے ربوبیت کا تعلق توڑنا کوئی ایسی بات نہیں ہے جو اچانک واقع ہو جائے وہ لوگ جو غیر اللہ سے ربوبیت کا تعلق توڑ کر اللہ کی ربوبیت میں آتے ہیں۔ وہ ایک لمبا سفر اختیار کرتے ہیں آہستہ آہستہ، آہستہ آہستہ لمبے عرصہ تک تھوڑا تھوڑا تعلق پہلے توڑا جاتا ہے اور پھر ایک ایسا مقام آتا ہے جہاں انسان سمجھتا ہے کہ خدا ہی رب ہے اور کوئی رب نہیں) تو اس وقت پھر خوف سامنے دامنگیر ہو جاتے ہیں وہاں پہنچ کر انسان سمجھتا ہے کہ اگر میں نے فلاں بات کے لئے جھوٹ نہ بولا تو میرا رزق کا یہ ذریعہ ختم ہو جائے گا۔ فلاں بات کے لئے فلاں چالاکی نہ کی تو میرا یہ رزق کا ذریعہ ٹوٹ جائے گا۔ دھوکہ نہ دیا تو یہ نقصان پہنچے گا۔ فلاں بدی نہ کی تو یہ نقصان پہنچے گا یہ وہ طبعی مقامات خوف ہیں جن کا اس آیت میں ذکر موجود ہے اس وقت جو لوگ ان خوفوں کو آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر رد کر دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ باوجود اس کے ہمیں کوئی پرواہ نہیں۔ ہم نے جس کو رب بنانا تھا اس کو رب بنالیا ہے اس لئے اے جھوٹے ربوب، اے مصنوعی خداؤ! تم ہماری نظر سے دفع ہو جاؤ ہمیں آئندہ کبھی تمہاری کوئی ضرورت پیش نہیں آئے گی۔ یہ وہ مقام ہے جس پر فرشتے نازل ہوا کرتے ہیں۔ دوسرا ہے جب غیر آپ کے اموال کو نقصان پہنچاتے ہیں وہ آپ کی دکانیں جلاتے آپ کے گھروں کو آگیں لگاتے۔ اور آپ کی ساری عمر کی محنت کی کمائیاں چھین کر لے جاتے ہیں اس وقت غیر اللہ کی طرف سے یہ بتایا جاتا ہے کہ تم کیا کہتے تھے کہ خدا ہمارا رب ہے خدا ہمارا رب ہے جو کچھ تمہارے پاس تھا اب ہم تم سے لے گئے ہیں اب بتاؤ دیکھتے ہیں تمہارا رب تمہارا کیا کرتا ہے۔ اس وقت پھر یہ مضمون صادق آتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ تَتَنَزَّلُ عَلَیْھِمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ: ان پر فرشتے نازل ہوتے ہیں کیا پیغام لے کر؟ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا دیکھو جو ہو چکا ہو چکا اب تم ہماری حفاظت میں آگئے ہو۔ اَلَّا تَخَافُوْا: غیر اللہ کا کوئی خوف نہیں کرنا۔

اس کے دو معنی ہیں۔ ایک تو یہ کہ بعض لوگوں کو حفاظت کا وعدہ دیا جاتا ہے اور اس کے بعد حالات تبدیل کر دئے جاتے ہیں اور ایک یہ معنی ہے کہ جو کچھ یہ کر گذریں دلیری کے ساتھ ان چیزوں کو برداشت کرو۔ جب خدا کو اپنایا ہے تو پھر اس کی خاطر غیر کے خوف کی قطعاً کوئی ضرورت ہی نہیں ہے۔ چنانچہ شہداء کا بھی حال ہوتا ہے

حضرت صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب شہید رضؓ

ان پر بھی تو فرشتے نازل ہو رہے تھے۔ ان سے بھی تو خدا ہم کلام تھا لیکن بظاہر ان کا خطرہ ٹالا نہیں گیا لیکن ان کو ایک ایسی بے خوفی عطا کی گئی جس کا دور نزدیک ایک رعب طاری ہو گیا تھا۔ ایک عیسائی جو وہاں کا سب سے بڑا انجینئر تھا۔ انگلستان سے گیا ہوا تھا اس نے اپنی کتاب میں اس کا نقشہ کھینچا ہے اور اس حیرت سے کھینچا ہے کہ معلوم ہوتا ہے مرتے دم تک اس کے دل پر اس بات کا اثر تھا کہ ایسا بے خوف انسان تھا۔ ایسا نڈر تھا۔ وہ مرتے وقت ان کی فکر میں مبتلا تھا۔ ان کو کہہ رہا تھا کہ خدا کا عذاب نہ تمہیں پکڑے پس اَلَّا تَخَافُوْا کا ایک یہ بھی معنی ہے اور لَا تَحْزَنُوْا کے مقام سے تو وہ اوپر جا چکے ہوتے ہیں وہ سب کچھ گنوا کر بھی خوش رہتے ہیں اور ذرہ بھی پرواہ نہیں کرتے۔

یہ تو مخفی رنگ میں وعدے تھے یا ان کی کیفیت کا بیان لیکن بعد میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اَبْشِرُوْا بِالْجَنَّۃِ الَّتِیْ کُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ۝ اب تمہیں ہم خوشخبری دیتے ہیں کہ صرف یہی نہیں کہ تم خوف سے بلند کر دئے گئے ہو اور یہ مقام خوف سے بلند ہونا بہت عظیم تھا۔ ہے اور حزن سے بلند کر دئے گئے ہو جو کچھ گذر جائے نہ خوف تمہارے قدم کو چھو سکتا ہے نہ حزن تمہیں دکھ پہنچا سکتا ہے۔ یہ دنیا کے لئے ابتلاء ہیں تم ان ابتلاؤں سے بالا کر دئے گئے ہو لیکن یہی نہیں فرمایا تمہارے لئے خوشخبریاں ہیں ایسی جنتیں ہیں جو دائمی اور ہمیشہ کے لئے ہیں اور ان جنتوں میں اللہ کی رضا کے ساتھ تم داخل کئے جاؤ گے تو اس آیت میں یہ دونوں مضامین بیک وقت بیان ہوئے ہیں لیکن جن آیات میں بظاہر ایک ہی مضمون ہے۔ ان آیات کے سیاق و سباق کو دیکھیں تو لازماً دونوں قسم کے مضامین ہمیشہ وہاں اکٹھے دکھائی دیں گے منفی انداز میں بھی اجر کا ذکر ہے اور مثبت انداز میں بھی لیکن اکیلی آیت جس میں سودا ہی منفی رنگ میں بیان ہو وہ مجھے صرف یہی آیت دکھائی دی۔ یہ ایک ہی آیت ہے جس میں وعدہ یہی کیا گیا ہے کہ تمہیں عذاب الیم سے بچایا جائے گا اور اس آیت کا بھی سودا سے تعلق ہے اور وہ آیت جس میں مثبت انداز میں وعدہ کیا گیا ہے اس کا بھی سودے سے تعلق ہے اور دونوں میں فرق صرف یہ ہے کہ ایک جگہ قربانی میں جان کی قربانی کو پہلے رکھا گیا ہے اور دوسری میں اموال کی قربانی کو پہلے رکھا گیا ہے۔

بات یہ ہے کہ جیسا کہ میں نے بیان کیا تھا قرآن کریم کے بہت سے بطون ہیں۔ بہت ہی گہرائیاں اس کے مضامین میں ہیں جان کی قربانی میں سب سے بڑی قربانی شہادت ہے اس میں صرف عمر کی جان کی قربانی بھی داخل ہے لیکن جو شہید ہو جائیگا اس کے لئے حزن کا یا فکر کا یا عذاب علیم کا تو کوئی سوال ہی باقی نہیں رہتا اس کے لئے تو سیدھا جزاء کا معاملہ ہے اور جنت ہی جنت ہے تو فرمایا۔ اِنَّ اللّٰہَ اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَھُمْ وَ اَمْوَالَھُمْ بِاَنَّ لَھُمُ الْجَنَّۃَ: کہ وہ لوگ جو خدا سے اپنی جانوں کا سودا کر لیتے ہیں۔ اموال کا سودا کر لیتے ہیں اور اس بات پر بیعت کرتے ہیں۔ ان کے لئے جنت ہے یہاں جنت کا ذکر النفس کے پہلے ذکر کے نتیجہ میں لازمی تھا معاً بعد اگر النفس کی قربانی اپنی انتہائی شکل میں قبول ہو جائے تو اس کا نتیجہ کیا نکلنا چاہیئے جنت ہی جنت لیکن اگر اموال پہلے ہیں تو یہ قربانیوں کا ایک لمبا سلسلہ ہے اموال جاتے ہیں اور کئی قسم کے مصائب انسان پر توڑے جاتے ہیں۔ کئی قسم کے مظالم کئے جاتے ہیں اور جانیں بھی تلف ہوتی ہیں لیکن زندگی کی ایک لمبی کشمکش ہے۔ اس لئے اس کشمکش میں عذاب الیم کے نظارے دنیا میں دیکھے جاتے ہیں اور دکھائے جاتے ہیں تو پہلے عذاب علیم سے بچنے کی خوشخبری دی گئی ہے لعد میں اگلی آیت میں مختلف مضامین بھی بیان ہوئے ہیں اور حقیقت یہ ہے کہ اس آیت میں تفصیل کے ساتھ جو اجر بیان ہوا ہے وہ کسی پہلو کو باقی نہیں چھوڑتا اور اس آیت کا جماعت احمدیہ سے بڑا گہرا تعلق ہے کیونکہ یہ سورۃ الصّف کے آخر پر ہے اور سورۃ الصف میں حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی الہ وسلم کی ظلی آمد ثانی کا احمد نام کے ساتھ ذکر موجود ہے۔ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلی الہ وسلم کی خوشخبری حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے احمد نام سے دی تھی جو آج تک بائیبل میں موجود ہے۔ اگرچہ تحریف کر کے اس لفظ کے حلیے بگاڑنے کی کوشش کی گئی لیکن حقیقت یہ ہے کہ تمام محققین اپنے دل سے جانتے ہیں کہ یہاں ذکر احمد ہی کا ہے۔ یعنی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلی الہ وسلم کا دھوکے سے اور تلبیس کے ذریعہ اس کو چھپانے کی کوشش بھی کریں تو یہ حقیقت چھپ نہیں سکتی احمد، محمد مصطفیٰؐ کا ہی دوسرا نام ہے لیکن خدا کے کلام کی عجیب شان ہے کہ مسیح سے وہ نام دلوایا جو آخری زمانہ میں محمد رسول اللہؐ کی ایک اور شان کی صورت میں دنیا میں جلوہ گر ہونا تھا۔ شان محمدیؐ نے پہلے زمانہ میں جلوہ دکھایا تھا

اور شانِ احمدی سے بھی پہلے زمانہ میں اپنا جلوہ دکھاتا تھا۔ لیکن دوسرے وقت میں جب کہ آخری کا زمانہ آنا تھا اس میں صرف شانِ احمدی نے ظہور کرنا تھا اور مسیح کے منہ سے وہ نام نکلوایا جس نے مسیح کی آمدِ ثانی کی صورت میں بھی پورا ہونا تھا۔ بڑا ہی فصیح و بلیغ کلام ہے تو

جماعت احمدیہ کا سورۂ صف کے ساتھ ایک گہرا تعلق ہے

اور جماعت احمدیہ بنگلہ دیش جس شان کے ساتھ اپنی ذمہ داریوں کو ادا کر رہی ہے اور جس اخلاص کے ساتھ ثابت قدم سے ابتلاؤں کو برداشت کر رہی ہے اور نیکیوں میں آگے بڑھ رہی ہے اس وجہ سے میں نے اپنی آیات کو آج اُن کے جلسہ کے لئے موضوع بنایا تاکہ ان کو پتہ لگے کہ قرآن کریم میں ان کا ذکر موجود ہے بظاہر کہنے کو تو یہاں یہ ذکر نہیں کہ بخشی بازار ڈھاکہ میں یہ ہوگا یا برہمن بڑیہ میں فلاں بات ہوگی لیکن امرِ واقعہ یہ ہے کہ قرآن کریم نے جو نقشے کھینچے ہیں کہ خدا کی خاطر کیا کیا تکلیفیں اُٹھائی جاتی ہیں وہ یہاں موجود ہیں اور اس کی جزاء جو دی جاتی ہے وہ بھی ذکر ہے فرمایا: تُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ جو کچھ بھی مصیبتیں تم پر ٹوٹیں جو مظالم تم پر توڑے جائیں تم ثابت قدمی کے ساتھ اپنے اموال کی قربانی بھی پیش کرتے چلے جاتے ہو اور جانوں کی قربانی بھی پیش کرتے چلے جاتے ہو چنانچہ وہاں جس قسم کے ہولناک حالات پیدا کئے گئے ہیں، برہمن بڑیہ میں مثلاً اور بخشی بازار ڈھاکہ میں ان حالات کے نتیجہ میں بڑے بڑے بہادروں کا بھی پتہ پانی ہو سکتا تھا اور بڑے بڑے دلیر کہلانے والے بھی خوفزدہ ہو سکتے تھے لیکن چھوٹے بچے کیا اور مرد کیا اور بڑے کیا سب نے صبر کا اور استقامت کا ایسا عظیم نمونہ دکھایا ہے اس دلیری کے ساتھ ان خونوں کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر جھجھکے بغیر اپنے آپ کو پیش کر دیا ہے۔ اور ظالموں نے ان کو اس طرح پیٹا ہے جس طرح کسی مٹی کے ڈھیر پر سوٹے برسائے جا رہے ہوں اور اف نہیں کی چیخیں نہیں ماریں شور نہیں مچایا منتیں نہیں کیں اور کسی قسم کی بھی کمزوری کا اظہار نہیں کیا ان میں جو بوڑھے تھے وہ بھی تقریباً جاں بلب ہو گئے اور جوان اور بچے جو تھے وہ بھی بہت بُری طرح پیٹے گئے۔ بہت دردناک طریق پر ان کو مارا گیا یہاں تک کہ بعض دیکھنے والے غیر احمدیوں نے جب دیکھا تو بعد میں تعجب کا اظہار کیا کہ بچ کس طرح گئے کیونکہ جس حال میں وہ چھوڑ کر گئے تھے بظاہر بچنے کی کوئی صورت نہیں تھی لیکن بنگلہ دیش کی جماعت کی جو خوبی میں بیان کر رہا ہوں وہ ان کی بہادری ہے ذرہ بھر بھی انہوں نے وحشت نہیں دکھائی خوف کا اظہار نہیں کیا اور اللہ کے فضل سے بڑی محبت اور پیار کے ساتھ خدا کی خاطر ان دکھوں کو برداشت کیا ان کے سامنے لمبے عرصہ کی قربانیوں کا پھل جو بخشی بازار کی عمارت کی صورت میں تھا اور اس میں مختلف قسم کا قیمتی فرنیچر بھی سجا ہوا تھا مختلف کمرے تھے۔ رہائش کی مختلف جگہیں بھی تھیں مسجد بہت خوبصورت سجائی گئی تھی۔ بہت خرچ کیا گیا تھا لائبریری تھی جس میں قرآن کریم تمام دنیا کی نہیں تو بڑی بڑی زبانوں میں ترجمہ شدہ وہاں سجایا گیا تھا ان سب چیزوں کو اپنے سامنے آگ لگتے جلتے برباد ہوتے ہوئے بظاہر دیکھا لیکن قطعاً واویلا نہیں کیا اور بعد میں بھی جو خط مجھے وہاں سے ملے ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ خدا نے اپنے فضل سے اس جماعت کو غیر معمولی طور پر اخلاص اور استقامت عطا فرمائے ہیں اور یہ کوئی معمولی بات نہیں اس میں کوئی شک نہیں کہ غیر معمولی طور پر بنگال کی جماعت نے خدا کی راہ میں ثابت قدمی دکھائی ہے۔

ایک احمدی خاتون

کے متعلق مثلاً مجھے خط ملا کہ جب اُن کو خبر ملی۔ (اُن) کا کوئی عزیز رشتہ دار کوئی تعلق والا وہاں نہیں تھا اور جب اُن کو پتہ چلا کہ کتنے خوفناک حالات ہیں) اور کس بُری طرح مارا پیٹا جا رہا ہے اور تقریباً ذبح کر کے لوگ چھوڑ گئے ہیں تو اُن کا پہلا ردِ عمل یہ تھا کہ بغیر کسی سے بات کئے فوراً رکشا پکڑا اور کہا کہ میں کیوں محروم رہوں میں وہاں پہنچوں گی اور میں بھی دفاع میں حصہ لوں گی چنانچہ جب وہ پہنچی ہیں تو وہاں سب ہنگامہ ختم ہو چکا تھا اور پہنچ کر انہوں نے وہاں لوگوں کو دیکھا۔ کچھ زخمی تھے اور کچھ دوسرے انہوں نے کہا کہ کہاں ہیں وہ لوگ جو مار رہے تھے میں بھی تو اسی لئے آئی تھی تو اُن کو بتایا گیا کہ یہ سب معاملہ تو ختم ہو چکا ہے اب تو زخمی ہسپتال جا رہے ہیں جو آگیں تھیں وہ کچھ ٹھنڈی ہو گئی ہیں اور کچھ ٹھنڈی کی جا رہی ہیں تو بنگالی احمدیوں کا ذکرِ خیر اور اُن کی استقامت کا اور اخلاص کا ذکرِ خیر تاریخِ احمدیت میں ہمیشہ کے لئے سُنہری لفظوں سے محفوظ ہونا چاہئیے اور جماعت کو جو اس کی جزاء ملے گی وہ میں آپ کو اس آیت کے حوالے سے بتاتا ہوں کہ کیا کیا چیز وہ خدا تعالےٰ کے فضل کے ساتھ پہلے ہی اللہ تعالےٰ کے حضور کما چکے ہیں اور آئندہ اس تجارت کے اور بھی بہت سے پھل انشاء اللہ تعالےٰ ان کو ملنے والے ہیں فرمایا ہے: تُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ وَتُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ۔ کاش تمہیں پتہ ہوتا کہ اس میں تمہارے لئے کیا کیا بھلائیاں مضمر ہیں۔ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ: پہلی جزاء یہ بتائی کہ تمہارے گناہ بخشے جائیں گے تو کتنی خوش نصیب وہ جماعت ہے جو استقامت کے ساتھ اس ابتلاء سے گزر جائے جس کی جزاء کے طور پر سب سے پہلا انعام یہ ہو رہا ہے کہ کسی گناہ کے متعلق فکر نہ کرو تمہارے سارے گناہ ہم نے بخش دئے ہیں وَيُدْخِلْكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهٰرُ اور خدا تعالےٰ تمہیں ایسی جنات میں داخل کرے گا جس میں نہریں بہتی ہوں اور سرسبزی اور شادابی دائمی ہو وَمَسٰكِنَ طَيِّبَةً: اور بہت ہی تسکین بخش سکینت عطا کرنے والے گھر عطا کئے جائیں گے۔ مساکن کا مطلب ہے: گھر لیکن مسکن کے اندر سکینت کا مضمون شامل ہے اور مساکن اس کی جمع ہے مسکن میں دراصل گھر کی تعریف کی گئی ہے گھر ہوتا ہی وہ ہے جہاں سکینت ہو اس لئے وہ لوگ جو اپنے گھروں کو جہنم بنا لیتے ہیں اور لڑائی جھگڑے بدتمیزی بداخلاقی اور اپنی بیویوں پر زیادتی کے نتیجہ میں یا بیویوں کی زیادتی کے نتیجہ میں ایک عذاب میں مبتلا ہیں اور گھر جانے کو دل نہیں چاہتا ان کے گھروں پر لفظِ گھر تو بولا جا سکتا ہے لیکن مساکن کا لفظ استعمال نہیں ہو سکتا کیونکہ مسکن تو ہے ہی وہی جہاں انسان کو سکینت نصیب ہو پھر فرمایا: طَيِّبَةً ۔ وہ صرف سکینت والے گھر نہیں ہیں۔ وہاں بہت پاکیزہ سکینتیں ہیں۔ وہ گھر۔۔ فِي جَنّٰتِ عَدْنٍ۔ ایسی جنتوں میں ہیں جو ہمیشہ ہمیش کی ہیں وہ کبھی اختتام کو نہیں پہنچیں گی۔ پس جو احمدی گھر جلائے گئے یا لوٹے گئے یا جن جگہوں سے احمدیوں کو بے گھر کیا گیا ان کے لئے یہ ساری خوشخبریاں ہیں۔ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ: یہ بہت ہی بڑی کامیابی ہے۔ پھر فرمایا: وَأُخْرٰى تُحِبُّونَهَا نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِيبٌ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ اور کچھ اور بھی باتیں ہیں تُحِبُّونَهَا: جن سے تم محبت رکھتے ہو فرمایا: ہم تمہیں بخش دیں گے، تمہیں جنات میں داخل کریں گے تمہاری سب کمزوریاں دُور ہو جائیں گی۔ یہ ساری باتیں بیان فرما کر بعض لوگوں کے لئے یہ پیغام بھی دیا کہ ہم جانتے ہیں کہ اس دُنیا میں بھی تو تم کامیابیاں دیکھنا چاہتے ہو صرف آخرت کے وعدے تمہیں پوری طرح خوش نہیں کر سکتے اور یہ ایک طبعی بات ہے ایک انسان جن مصائب میں مبتلا کیا جاتا ہے۔ بعض دفعہ بے اختیار دل چاہتا ہے کہ جس نے مصیبت ڈالی ہے وہ بھی تو دیکھے کہ ہمارے ساتھ کون ہے اس قسم کی ایک دردناک کیفیت سے گزرتے ہوئے ضیاء کی زندگی میں کہی ہوئی میری ایک نظم میں ایک یہ شعر بھی تھا کہ ؎

ہم نہ ہوں گے تو ہمیں کیا کوئی کل کیا دیکھے
آج دِکھلا جو دکھانا ہے دکھانے والے

ہم ایسی دردناک حالت کو پہنچ چکے ہیں کہ اگر یہ ظالم جو کچھ کر رہا ہے اسی طرح کرتا ہوا نکل گیا اور ہنستے ہوئے نکل گیا تو کل خدا ضرور اپنی نصرت کے نمونے جماعت کو دکھائے گا اور جماعت کے دشمنوں کی ذلت کے نظارے بھی دنیا کو دکھائے گا لیکن اگر ہماری ساری عمر اسی طرح گزر گئی تو ہمیں کیا کل کوئی کیا دیکھے۔ یقین تو ہے کہ تیرے وعدے پورے ہوں گے مگر ہم۔

آج دکھلا جو دکھانا ہے دکھانے والے

تو یہ جو کیفیت ہے اسی کیفیت کا دراصل قرآن کریم میں ذکر ہے فرماتا ہے: وَاُخْرٰى تُحِبُّوْنَهَا ہم جانتے ہیں ہماری تمہارے دلوں پر نظر ہے۔ یہ نہ سمجھو کہ ہمیں علم نہیں۔ صرف جنت کی خوشخبریوں کے یہ وعدے تمہیں پوری طرح تسکین نہیں بخش سکتے۔ تم اور بھی باتیں چاہتے ہو۔ نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِيْبٌ اللہ کی نصر بڑی شان کے ساتھ تمہارے لئے آنے والی ہے وفتح قریب اور تمہیں قریب ہی میں بڑی فتح عطا کی جائے گی وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ اے محمدؐ! مومنوں کو خوشخبری دے دے کہ ان کی ساری آرزوئیں پوری ہوگئیں آخرت کی بھی اور دنیا کی بھی۔ آخرت کی آرزوؤں کو اس لئے پہلے ذکر کیا کہ دراصل وہی باقی رہنے والی ہیں۔ انسان اپنی بے وقوفی اور غلطی کی وجہ سے یا عجلت کی وجہ سے پہلے دنیا کی خواہشوں کی تمنا کرتا ہے اور پھر آخرت کی طرف اس کی نگاہ جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی نظر چونکہ وقت کے ساتھ وابستہ نہیں وہ ایک ایسی نظر ہے جو زمان ومکان سے بالا نظر ہے نہ وقت کی قید اس کو محدود کرتی ہے نہ مکان کی قید اسے محدود کرتی ہے اس لئے وہ حقیقت کو دیکھتا ہے اور جس حقیقت میں زیادہ شان پائی جاتی ہو اسے پہلے بیان فرماتا ہے۔ بعض دفعہ مضمون اور طرف میں بدل بھی جاتا ہے۔ مگر یہاں اس صورت کا اطلاق ہو رہا ہے خدا نے پہلے آخرت کی خوشخبریاں دیں کہ وہی باقی رہنے والی ہیں۔ جنات عدن وہی ہیں لیکن ہم جانتے ہیں کہ انسان کمزور ہے اور دنیا کے اوپر اس کی نظر ہے۔ دل چاہتا ہے کہ یہاں بھی کچھ ہو جائے تو فرمایا کہ فکر نہ کرو۔ یہاں بھی کچھ ہوگا۔ تمہیں ضرور نصر عطا کی جائے گی۔ ضرور فتوحات تمہارے قدم چومیں گی۔ پس

اہل بنگال اور بنگال کی جماعتوں کو یہ خوشخبری ہے

کہ جو کچھ ہوا ہے اس کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ کے فضل مختلف صورتوں میں ظاہر ہوں گے۔ آخرت سے تعلق رکھنے والے فضل بھی نازل ہوں گے اور دنیا سے تعلق رکھنے والے فضل بھی نازل ہوں گے اور میں سمجھتا ہوں کہ اس خوشخبری میں صرف بنگال کے احمدی ہی نہیں بلکہ بنگال کے عوام الناس بھی عموماً داخل ہیں اس لئے کہ بنگالی مزاج میں ایک ایسی شرافت پائی جاتی ہے جو مذہبی جنون رکھنے والی قوموں میں عموماً نہیں پائی جاتی۔ مذہبی جنونی تو وہاں موجود ہیں لیکن بنگال کا مزاج عدل والا مزاج ہے اور عقل کے لحاظ سے میں نے بنگالی کا دماغ دیکھا ہے کہ ہمارے پنجابیوں کی نسبت روزمرہ کے معاملات میں سیاست میں مسائل کو سمجھنے میں بہت زیادہ روشن ہے وجہ یہ نہیں ہے کہ ان کے دماغ کی قسم اچھی ہے بلکہ وجہ یہ ہے کہ ان میں انصاف پایا جاتا ہے اور سب سے زیادہ پاگل کرنے والی چیز بے انصافی ہے۔ اس لئے پنجاب میں ویسے دماغ بہت اچھے ہیں وہ جب دنیا کے علوم میں تتبع کرتے ہیں، جستجو کرتے ہیں تو بڑی بڑی ترقیاں پا جاتے ہیں سیاست کے اونچ نیچ میں بھی خوب جوہر دکھاتے ہیں لیکن گہری عقل اور تقویٰ کی روشنی عدل کے بغیر نصیب نہیں ہوا کرتی۔ وہاں عدل کم ہے اور اسی نے ساری مصیبت ڈالی ہوئی ہے۔ اگر پاکستان کو عدل نصیب ہو جائے تو پاکستانی قوم دنیا کی کسی قوم سے کوئی پیچھے نہیں بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ صفِ اوّل کی قوموں میں غیر معمولی چمکنے والی قوم بن سکتی ہے مگر بہر حال بنگلہ دیش کی جو خاص خوبی مجھے دکھائی دیتی ہے وہ یہ ہے کہ ان میں عدل پایا جاتا ہے پنجابی کے مقابل پر بہت زیادہ عدل مزاج لوگ ہیں۔ پس ساری قوم نے بڑا ہی عمدہ ردِّ عمل دکھایا ہے۔ اتنی کھلم کھلا اور اتنی زور کے ساتھ جماعت احمدیہ کی تائید ہوئی ہے اور اکثریت کے راہنما ہونے کے دعویدار علماء کو مجرم گردانا گیا ہے اور کھلم کھلا کہا گیا ہے کہ تم دھوکے باز ہو تم نے ظلم کیا ہے۔ تم نے قرآن کی بے عزتی کی، تم نے اسلام کی بے عزتی کی تمہیں کوئی حق نہیں تھا۔ جب بابری مسجد والا واقعہ ہوا ہے تو بعض اخباروں نے بڑے سخت اداریے لکھے ہیں کہ اے ملاں! تو بابری مسجد کو روتا ہے۔ تم بخشی بازار میں جماعت احمدیہ کی مسجد سے کل تو نے کیا کیا تھا تجھے حق کیا ہے کہ کسی اور مسجد کی بربادی پر کسی قسم کا احتجاج کرے تو ساری قوم نے اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ قیام عدل کا جو نمونہ دکھایا ہے اس سے میرا دل بنگلہ دیش کیلئے بہت راضی ہے اور مجھے یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ اس قوم پر فضل فرمائے گا اور جہاں جماعت پر فضل فرمائے گا۔ بنگالیوں پر بالعموم بھی فضل فرمائے گا۔ خدا کرے کہ ان کی سیاست ان کو عدل پر قائم رہنے دے۔ سیاست میں جا کر عقل عموماً پھر جاتی ہے اب ساری بنگالی قوم نے ہمدردی کی ہے۔ جرأت کے ساتھ جماعت کی تائید کی ہے لیکن حکومت کو اتنی بھی توفیق نہیں ملی کہ پھوٹے لفظوں سے افسوس کا ہی اظہار کرے۔ کوئی معذرت کسی قسم کی شرمندگی کا کوئی احساس اگر دلوں میں ہوگا تو کہنے کی جرأت پیدا نہیں ہوئی لیکن بنگالی قوم سے کوئی شکوہ نہیں بنگلہ دیشیوں نے غیر معمولی شرافت کا نمونہ دکھایا ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں بہترین جزا دے۔ میں اس لئے بیان کر رہا ہوں کہ آپ سب بھی ان کے لئے دعائیں کریں۔

اب میں

مالی امور سے متعلق مختصراً ایک دو باتیں

بیان کرنا چاہتا ہوں اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کو غیر معمولی قربانی کی جو توفیق مل رہی ہے وہ ہر میدان میں اپنے رنگ دکھا رہی ہے۔ بوسنیا کے متعلق میں نے ذکر کیا تھا اور گزشتہ خطبہ میں جس وقت میں نے بوسنیا کی سابقہ تحریک اور اس کے نتیجہ میں جماعت کی طرف سے لبیک کا ذکر کیا تو ابھی نسبتاً بہت تھوڑی مقدار میں یہ قربانی پیش کی گئی تھی لیکن جماعت کا جو ردِّ عمل ہے اس کا دراصل میری ذات کے ساتھ ایک گہرا تعلق ہے۔ وہ میری آواز سے میری طرز سے سمجھ جاتے ہیں کہ اس جگہ بہت زیادہ آگے بڑھنے کی تحریک ہے اور بعض دفعہ وہ سمجھ جاتے ہیں کہ اچھی نیکی کی تحریک ہے مگر اتنے بوجھ اور بھی ہیں کہ اس بات کو دھیما دھیما لو۔ تو پہلے جب میں نے بوسنیا کا ذکر کیا تھا تو عمومی تحریکات میں ذکر کیا تھا۔ غیر معمولی زور نہیں دیا تھا گزشتہ خطبہ میں اور اس سے پہلے ایک خطبہ میں میں نے بوسنیا کا جو ذکر کیا ہے تو اس کا ردِّ عمل یہ ہوا ہے کہ اللہ کے فضل سے تاروں کے ذریعہ اور دوسرے برقی پیغامات کے ذریعہ فیکسز وغیرہ کے ذریعہ دنیا سے غیر معمولی قربانی کے مظاہرے ہونے شروع ہوئے ہیں اور خود انگلستان میں دوسرے روز ہی ایک خاتون مجھ سے ملنے آئیں اپنے سارے خاندان کی طرف سے ۶ ہزار پاؤنڈ کا چیک پیش کیا اور راولپنڈی سے ایک مخلص احمدی ڈاکٹر نے دس ہزار ڈالر کا چیک بھجوا دیا اور ہزار ہزار پانچ پانچ سو اس قسم کے بہت سے قربانی کے ڈھیر بلکہ نقد ادائیگیاں اور پھر عورتوں کی طرف سے زیوروں کی صورت میں غیر معمولی اخلاص کے اظہار ہونے شروع ہوئے ہیں جن کے نتیجہ میں ان سب کے لئے دل کی گہرائیوں سے دعا نکلتی ہے۔ میں نے ایک ذکر یہ بھی کیا تھا کہ جب تک میں اپنے ذاتی چندہ کا ذکر کیا کرتا تھا اس کی نسبت سے جماعت کے متموّل لوگ اپنے چندہ کو بڑھاتے تھے جب ذکر چھوڑ دیا ہے تو اس طبقہ میں کچھ کمزوری آئی ہے۔ جہاں تک عام غرباء کا تعلق ہے یا درمیانے درجے کے احمدی مسلمانوں کا تعلق ہے وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مسلسل اسی طرح قربانی کر رہے ہیں لیکن امیر طبقہ کا حال یہ ہے کہ اگر اس کو

خاص طور پر جھنجھوڑا نہ جائے تو بہت بھاری سوتا ہے کیونکہ مال کی کثرت مال کی محبت کو بھی بڑھاتی ہے یہ قرآنی اصول ہے یہ کوئی میرے منہ کی بات نہیں قرآن کریم سے پتہ چلتا ہے کہ مال ایسی چیز ہے کہ اگر مال زیادہ عطا ہو تو محبت بھی ساتھ بڑھتی چلی جاتی ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ الہٖ وسلم نے بھی اس مضمون کو بڑا کھول کر قرآن کریم کی تفسیر کے رنگ میں پیش فرمایا ہے ابن آدم کا پیٹ کوئی چیز نہیں بھر سکتی ھَلْ مِنْ مَزِيد کا سا عالم ہے جہنم کو اس پہلو سے مال کی محبت سے ایک مشابہت ہے جہنم کے متعلق قرآن کریم فرماتا ہے کہ جتنا ڈالا جائے وہ پھر کہتی ہے ھَلْ مِنْ مَزِيد۔ اے خدا اور بھی کچھ ہے تو اور بھی لا کیونکہ آگ کی طلب پوری نہیں ہوا کرتی اور یہ مضمون ویسے ہی بڑا لطیف ہے آگ چونکہ جس چیز کو طلب کرتی ہے اس کو کھا جاتی ہے اس لئے اس کو مزید کی طلب اپنی بقاء کے لئے ضروری ہے تو مال کی محبت بھی ایسی ہے کہ جتنا مال مل جائے وہ گویا کھایا گیا وہ اس کی آگ میں جل جاتا ہے اور لطف دینا چھوڑ دیتا ہے اس لئے زیادہ کا جو چسکا پڑا ہوا ہے۔ وہ پھر طلب کرتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ الہٖ وسلم نے فرمایا کہ ابن آدم کا پیٹ تو کوئی چیز نہیں بھر سکتی اس کو ایک وادی دوگے تو کہے گا اب دوسری وادی بھی دو۔ غالب نے اس مضمون کو اس رنگ میں بیان کیا ہے۔ کہ

ع دونوں جہان دے کے وہ سمجھے یہ خوش رہا
یاں آپڑی ہے شرم کہ تکرار کیا کریں

خدا نے ہمیں دونوں جہان دے دئے اور سمجھا کہ ہم خوش ہو گئے دونوں تو دے دئے ہیں اب کیا تکرار کی جائے تو ایک وادی کے بعد دوسری وادی کی طلب اور دو وادیاں مل جائیں تو پھر چار وادیوں کی طلب۔ دو جہان مل جائیں تو پھر اگلے دو جہان کے متعلق خواہش لنظر نہ آئیں تو انسان چپ کر جائے تو کرجائے ورنہ دل تو یہی چاہے گا کہ دو جہان بھی کافی نہیں ہیں تو یہ امیر دنیا کا حال ہے اس لئے مجبوراً ان کی خاطر میں بعض دفعہ یہ بیان کیا کرتا تھا کیونکہ جب وہ دیکھتے ہیں کہ میں نے یہ دیا ہے تو پھر ان کو شوق پیدا ہوتا ہے کہ ہم اس سے بڑھ کر دکھائیں تو میں نے اللہ کے فضل سے بوسنیا کی مد میں ایک ہزار پہلے پیش کیا تھا اب میں نے پانچ ہزار کا اضافہ کرکے چھ ہزار پاؤنڈ کر دیا ہے تاکہ ہمارے جو متمول احمدی دنیا بھر میں ہیں ان کو یہ پیغام مل جائے میں نے ایک فارمولہ یہ پیش کیا تھا کہ میں ایک کروں تو آپ سارے مل کر سَو تو کریں۔ پس میں سمجھتا ہوں کہ اگر صرف

۱۰۰ متمول احمدی

چھ چھ ہزار پاؤنڈ پیش کر دیں یعنی پہلے جو دیا ہے اس کو بیچ میں سے بیشک منہا کر لیں تو یہ ایک کافی رقم مہیا ہو جائے گی اور بوسنین کو ضرورت بہت زیادہ ہے بعض ملک ایسے ہیں کہ ایک ایک ملک میں ستر ستر ہزار مہاجر بیٹھا ہوا ہے اور سب کچھ لٹا کر آیا ہوا ہے اور جب بھی جماعت نے ان سے رابطہ قائم کیا ہے ہر دفعہ ان کا ہمیشہ یہی جواب ملا ہے کسی جگہ بھی استثناء نہیں کہ ہاں ہمیں آپ کچھ دے رہے ہیں شکریہ بہت ممنون ہیں لیکن ہمارے جو مجاہد پیچھے رہ گئے ہیں ان کا خیال کریں ان کے لئے ضرور کچھ رقم پیش کریں چنانچہ اب میرا ارادہ ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ جماعت کی طرف سے جو بھی رقم ملا کرے گی اس کو صرف مقامی طور پر مہاجرین کے لئے خرچ نہیں کیا جائے گا بلکہ ان کی مرکزی تنظیم کے حوالے ایک حصہ کو اور بڑے حصہ کو کیا جائے گا۔ تاکہ وہ اپنی مرضی کے مطابق مختلف مصارف میں اس کو استعمال کریں میں امید رکھتا ہوں کہ خدا تعالیٰ جماعت کے دلوں کو بھی ٹٹولے گا اور اس کے نتیجہ میں لازماً اپنے فضلوں کو بڑھائے گا یہ جو بات ہے یہ ہے تو بڑی پختہ اور یقینی لیکن اس کے ساتھ منسلک کرکے قربانی نہیں کرنی چاہیئے لیکن یہ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ قربانی آپ کریں گے تو آپ کی قربانی خدا کے ہاں اس دنیا میں ہی بڑھا کر واپس کی جائے گی قرضۂ حسنہ کے متعلق میں پہلے بیان کر چکا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کسی کا قرض نہیں رکھتا اور اس دنیا میں بھی بڑھا کر دیتا ہے اور اس دنیا میں بھی بڑھا کر دیتا ہے میں نے گزشتہ سے پیوستہ

خطبہ میں ایک احمدی بزرگ کا ذکر کیا تھا انہوں نے اپنے ایک خط کے ذریعہ اپنے ایک نواسے کو نصیحتیں کی ہوئی تھیں اس میں اپنے کچھ تجربے بیان کئے تھے کہ میں مالی قربانی کرتا ہوں تو یہ مجھ سے ہوتا ہے تم بھی ہمیشہ مالی قربانیوں کے میدان میں آگے بڑھنا اس کو وہ خط اتنے پیارے لگے کہ اس نے ان کی نقول مجھے بھجوائیں ان میں سے دو خطوط میں آپ کو سنانے کے لئے لے کر آیا تھا ایک تو پڑھ کر سنا دیا تھا ایک رہتا تھا جواب سنا دیتا ہوں وہ لکھتے ہیں:

سنہ ۹۳-۱۹۹۲ء کا حال سنئے (یعنی پہلے اور باتیں بیان کر رہے ہیں) سیلاب سے فصل کپاس اکثر علاقوں میں تباہ ہو گئی جو سیلاب سے بچ گئی ہے اس کو بارشوں کی وجہ سے بہت کم پھل آیا ہے نقصان کا اندازہ بیس فیصدی سے لے کر اسی فیصد تک لگایا گیا ہے ایک دوست کی ۲۷ بیگھ کپاس کی پہلی چنائی ۱۰ من ہوئی وہ چندہ میں نادہند ہیں۔ میری ۹ بیگھ کپاس کی پہلی چنائی ۲۵ من ہوئی اس سال میرا بجٹ چندہ مبلغ ۲۵۰۰ روپیہ تھا پہلی چنائی سے مجھے ۵۵۰۰ روپے کی آمد ہوئی جس میں سے ۲۵۰۰ روپے چندہ مورخہ ۱۹/۱۱/۹۲ کو ادا کر دیا ہے سارے موضع میں اوسط کے لحاظ سے کپاس کے معاملہ میں میں اوّل نمبر پر ہوں۔

یہ جو صورت ہے یہ اتفاقی حادثہ نہیں ہے چندہ دینے والوں کا ساری زندگی کا یہی تجربہ ہے کہ وہ ہمیشہ خدا تعالیٰ کے فضل کو بڑھتا ہوا ہی دیکھتے ہیں چندے سے ان کے اموال میں کمی نہیں آیا کرتی اللہ تعالیٰ کے دینے کے سَو طریق ہیں ہزار طریق ہیں اتنے زیادہ ہیں کہ گن بھی نہیں سکتے اور آخرت کا حساب جوں کا توں وہیں پڑا ہوا اور بڑھتا ہی چلا جاتا ہے اور وہ حساب اس حساب کے بدلہ میں تبدیل نہیں ہوتا یہ الگ کھاتہ ہے وہ الگ کھاتہ ہے یعنی آپ یہاں روپے داخل کرواتے ہیں یہاں بڑھتا ہے اور ساتھ وعدہ یہ ہے کہ آئندہ بڑھے گا۔ یہ تو بس ضمناً ہے صرف چکھانے کے لئے یقین دلانے کے لئے کہ یہاں میں بڑھا سکتا ہوں تو اس خدا سے جب سودے کرتے ہیں تو پھر ڈرنے کا کیا سوال ہے خدا کی راہ میں دل کھول کر قربانیاں کیا کریں اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی بارشیں اپنے اوپر برستی دیکھیں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس ضمن میں قرآن کریم کی ایک آیت کے مضمون کو جو میرے نزدیک سورۃ الزمر آیت ۴۸ ہے یا اس سے ملتی جلتی کوئی اور آیت ہوگی پیش نظر رکھ کر بہت ہی پیارے الفاظ میں دنیا کے اموال کی حقیقت بیان فرمائی ہے میں سمجھتا ہوں کہ اس مضمون سے خصوصیت سے تعلق رکھنے والی جو آیت ہے وہ یہ ہے وَلَوْ اَنَّ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا وَّمِثْلَهٗ مَعَهٗ لَافْتَدَوْا بِهٖ مِنْ سُوْٓءِ الْعَذَابِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ وَبَدَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مَا لَمْ يَكُوْنُوْا يَحْتَسِبُوْنَ (زمر: ۴۸) کہ وہ لوگ جنہوں نے ظلم کئے زمین میں جو کچھ بھی ہے اور اس کے علاوہ اتنا ہی اور بھی وہ قیامت کے دن کے عذاب سے بچنے کے لئے اگر پیش کر سکتے ہوں اور پیش کر دیں تو کچھ قبول نہیں کیا جائے گا وَبَدَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مَا لَمْ يَكُوْنُوْا يَحْتَسِبُوْنَ۔ وہ باتیں جن کا ان کو وہم گمان بھی نہیں تھا کہ یہ کچھ ہو جائے گا وہ اب ان کے سامنے ظاہر ہو گئیں یعنی اعمال کا بد نتیجہ۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ اموال کی محبت محض بے وقوفی اور دھوکہ ہے اموال کی اصل حقیقت کچھ بھی نہیں سوائے اس کے کہ یہ آپ کے لئے کچھ فیض پیدا کرے پس جو انسان مال کے فیض سے محروم رہے اس نے مال کی کوئی حقیقت ہی نہیں توفیق والے کاموں پر خرچ کیا کرو فرماتے ہیں:

"جب ایک چیز کی کثرت ہو جاوے تو پھر اس کی قدر نہیں رہتی پانی اور اناج جیسی کوئی چیز نہیں اور یہ سب چیزیں آگ، ہوا، مٹی پانی ہمارے لئے نہایت ہی ضروری ہیں مگر کثرت کی وجہ سے انسان ان کی قدر نہیں کرتا لیکن اگر ایک جنگل میں ہو اور کروڑہا روپیہ بھی پاس ہو مگر پانی نہ ہو تو اس وقت کروڑہا روپیہ بھی ایک گھونٹ کے بدلے دینے کو تیار ہوتا ہے اور آخر بڑی حسرت سے مرتا ہے دنیا کی دولت چیز ہی کیا ہے جس کے لئے انسان مارا مارا پھرتا ہے ذرا سی بیماری آجائے پانی کی طرح روپیہ بہایا جاتا ہے مگر سکھ ایک منٹ کے لئے بھی نہیں آتا۔ (باقی صفحہ ۱۲ پر دیکھیے)

احمدیہ مسجد ڈھاکہ کی شہادت

المناک واقعہ و دردناک تفصیلات

از مکرم عبدالعزیز صادق صاحب مربی سلسلہ ڈھاکہ (بنگلہ دیش)

المناک سانحہ دار التبلیغ ڈھاکہ پر حضور نے ۶؍نومبر ۹۲ء کو ایک ایمان افروز خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا ہے۔ اس سانحہ کی خبر بنگلہ دیش کے تقریباً سارے بنگلہ و انگریزی اخبارات نے (جن کی تعداد پچیس سے اوپر ہے) پہلے صفحہ پر تصاویر کے ساتھ نمایاں طور پر شائع کی ہے۔ اور وائس آف امریکہ، بی بی سی اور آکاش وانی نے اس کی خبر نشر کی ہے۔ اس سانحہ پر بڑے دکھ درد کے ساتھ بہت سارے اخبارات میں بعد میں بھی کئی دنوں تک تذکرے و تبصرے ہوتے رہے ہیں اور اب بھی جبکہ اس واقعہ کو کچھ عرصہ ہوگیا ہے کسی نہ کسی اخبار میں روز ہی اس کا ذکر ہو رہا ہے۔ اس سانحہ نے ملک کے اہل دل و دانش کو جھنجھوڑ کر رکھ دیا ہے کہ کیسے سنگدل اور بے رحم لوگ ہیں وہ جنہوں نے اسلام کے نام پر مسجد کے صحن میں بے دردی کے ساتھ بے گناہ لوگوں کا خون بہایا ہے، بے پرواہی سے قرآن کریم جلایا ہے گستاخی کے ساتھ قرآن کریم کو پاؤں تلے روندا ہے اور بے خوف خدا ہو کر مسجد کے اندر نمازیوں کو مار مار کر اتنا خون بہایا ہے کہ گویا بکرا ذبح کیا جاتا ہے ــــ بنگلہ دیش کے بارہ میں چند سال پہلے حضور اقدس نے فرمایا تھا کہ بنگلہ دیش میں جو بھی حالات و واقعات ہوں گے وہ جماعت احمدیہ کے حق میں ہی ہوں گے۔ حضور اقدس کی خوشخبری کو گذشتہ کئی سالوں سے ہم پورا ہوتے دیکھ رہے ہیں دار التبلیغ کے موجودہ تازہ المناک سانحہ کے نتائج بھی ہم بچشم خود دیکھ رہے ہیں کہ اس سانحہ کے بعد احمدیت کی تبلیغ کا میدان اس قدر وسیع اور زرخیز ہوگیا ہے کہ ہم برسوں تک کروڑوں روپے خرچ کر کے بھی اس طرح میدان ہموار نہیں کر سکتے تھے "ینصرک رجال نوحی الیہم من السماء" کا منظر ہم دیکھ رہے ہیں بارش کی طرح رحمت کے قطرات نازل ہو رہے ہیں سو یہ سانحہ بنگلہ دیش میں احمدیت کی تاریخ میں ایک غیر معمولی واقعہ ہے جو بنگلہ دیش میں جماعت احمدیہ کے لئے ایک نئے دور کا آغاز ثابت ہوگا۔ یہ خون اور جلے ہوئے قرآن کریم اور دیگر دینی کتب کی راکھ ایسی کھاد بنیگی جس سے بڑے بڑے طول و طویل ثمر اور بار آور درخت پھلیں اور پھولیں گے اور صدیوں تک آئندہ نسلیں ان کے ٹھنڈے سایوں سے اور پھلوں پھولوں سے متمتع ہوتی رہیں گی۔ انشاء اللہ العزیز و ما توکلنا الا علی اللہ القدیر

سانحہ کی ابتداء: اپریل ۱۹۸۷ء میں برہمن بڑیہ کے شریر النفس ایم پی ہمایوں کبیر اور متعصب ڈی سی شمس العالم کی بے انصافی کی وجہ سے جب وہاں کے شدید معاندین احمدیت نے علما، سوء مدرسہ کے طلباء اور چند دیگر شہریوں کی مدد سے احمدیہ مسجد مبارک برہمن بڑیہ پر زبردستی قبضہ کر لیا تو ان کی للچائی ہوئی حریص نظریں دار التبلیغ ڈھاکہ کی مرکزی مسجد، دفاتر، پریس اور لائبریری پر جم گئیں۔ انہوں نے سوچا کہ مرکز پر قبضہ کرنے کے بعد ملک کی باقی مساجد پر خود بخود قبضہ ہو جائیگا اس طرح وہ احمدیت کے درخت کو جڑ سے اکھاڑ کر پھینک دیں گے اس منصوبہ کو عملی جامہ پہنانے کے لئے عرصہ دراز سے وہ خفیہ تیاری کر رہے تھے۔ حضور اقدس نے اس کو بھانپ کر ہی اس کی حفاظت کے لئے تدابیر اختیار کرنے، اور ہر قیمت پر اس کی حفاظت کرنے کے لئے ارشاد فرمایا تھا اور ہم بھی احباب جماعت کو اس اہم فریضہ کی ادائیگی کے لئے ہر قسم کی قربانی پیش کرنے کی تلقین کرتے رہے۔ چنانچہ جب بھی شرپسندوں کے حملہ کا احتمال ہوا جناب نیشنل امیر صاحب، نائب امیر صاحب، صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ اور آفس سیکرٹری صاحب نے حسب ہدایت تھانہ میں اطلاع دی علاوہ ازیں صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھی خدام کی ڈیوٹی کا انتظام کرتے رہتے۔ بڑے گیٹ کو ہمیشہ تالا لگا کر رکھتے تھے۔

۲۹؍اکتوبر ۹۲ء کو کوئی سوا تین بجے جناب نیشنل امیر صاحب حسب معمول گھر سے دار التبلیغ تشریف لائے اور اپنے آفس میں بیٹھ گئے گیٹ کیپر نے اس کے بعد گیٹ پر تالا نہیں لگایا۔ پونے چار بجے موذن نے عصر کی نماز کے لئے اذان دی۔ اس وقت تقریباً وہاں اٹھارہ خدام آٹھ نو انصار موجود تھے۔ کوئی آفس کے کام میں کوئی وضو میں کوئی دوسری منزل پر مسجد میں تھا۔ بڑا گیٹ مغربی طرف بائی روڈ سے ملحق تھا مشرقی طرف تین رہائشی کوارٹروں میں تین عورتیں اور باقی چھوٹے بڑے لڑکے لڑکیاں تھیں۔ اذان کے ساتھ ہی میں اپنے آفس سے اٹھا مشرقی احاطہ میں واقع اپنے کوارٹر میں وضو کے لئے چلا گیا۔ ابھی آدھا وضو ہی کیا تھا کہ دار التبلیغ کے بڑے صحن سے سخت شور و غل مچا میں سمجھ گیا کہ دار التبلیغ کے اندر دشمن کے لوگ گھس آئے ہیں میں اسی حالت میں سندربن سے آئی ہوئی ایک لاٹھی جو میرے صحن کے دروازہ کے ساتھ رکھی ہوئی تھی لے کر باہر نکلا تو دیکھتا ہوں کہ انجمن کے بڑے صحن میں دشمن کے کوئی تین چار سو افراد نعرے لگا رہے ہیں اور آوازے کس رہے ہیں توڑ پھوڑ کر رہے ہیں، اور سات آٹھ افراد بڑے صحن سے ملحق چھوٹے صحن میں جو میرے کوارٹر کے سامنے واقع ہے ہمارے دو خدام خلیل الرحمٰن و نذر الاسلام کو مار رہے ہیں۔ میں جیسے ہی آگے بڑھا ان کے ایک شخص نے میری لاٹھی چھیننے کی کوشش کی مگر چھین نہ سکا اس دوران خلیل الرحمٰن کی ناک ٹوٹ گئی۔ اسی کشمکش میں ہمارا ایک خادم کوثر احمد لائبریرین میرے پیچھے سے لاٹھی لے کر آگے بڑھا اور میرے دائیں طرف دشمن کے ایک اور شخص پر وار کیا۔ اس وقت تک میں اپنے مد مقابل کی گرفت سے آزاد ہو چکا تھا۔ چونکہ لڑائی شروع ہوگئی تھی اس لئے بلا توقف میں نے اپنے ساتھی کوثر میاں کے مد مقابل پر وار کیا۔ اس کے بعد دشمن کے یہ سات آٹھ افراد پسپا ہو کر دس بارہ گز پیچھے بڑے مجمع میں جا شامل ہو گئے۔ میں نے اس موقعہ کو غنیمت سمجھکر دشمن کا تعاقب کیا اور دشمن کے مجمع کے سامنے چلا گیا میں جب تین چار سو خونخوار وحشی مولویوں کے بڑے مجمع کے سامنے پہنچا تو مجھ پر روڑوں کی بارش شروع ہوگئی اور جسم کے مختلف حصوں پر روڑے پڑے اور سامنے کا ایک دانت ہل گیا۔ سات آٹھ گز کے فاصلہ پر سے ایک نوجوان مجھ پر پستول سے نشانہ لینے لگا۔ ایک دفعہ سوچا کہ پستول پر لاٹھی سے وار کروں مگر معاً سوچا کہ وہاں تک پہنچنے سے پہلے ہی وہ مجھ پر فائر کر کے نیچے گرا دیگا سو میں خود پیچھے ہٹا اور اپنی پہلی جگہ پر آکھڑا ہوا۔ یہاں میں تنہا ہی رہ گیا میں کھڑا ہی ہوا تھا کہ پانچ چھ افراد نے مجھ پر لاٹھی سے حملہ کر دیا۔ ایک شخص نے زور سے میرے سر پر مارا۔ سر پھٹ گیا اور خون کی دھاریں بہہ پڑیں دیکھتے دیکھتے بنیان اور شلوار خون سے لت پت ہوگئیں۔ ایک اور شخص نے میرے بائیں طرف سے سر پر وار کیا تو میں نے اپنا بایاں بازو سر کے سامنے کر دیا اور ضرب سے بازو ٹوٹ گیا اور تھوڑی ہی دیر میں سوج گیا اور شدید درد شروع ہوگیا جب دیکھا کہ ایک ہاتھ سے اتنے آدمیوں کا مقابلہ ناممکن ہے تب میں اپنے گھر کی طرف پیچھے ہٹ گیا جو سات گز کے فاصلہ پر ہے ـــــ صحن کے دروازہ پر پہنچا ہی تھا کہ ایک شخص نے سر کی پچھلی طرف ایک اور ضرب کاری لگائی

جس سے میں اوندھے منہ زمین پر گر پڑا پاؤں دروازہ پر اور جسم اندر صحن کی طرف۔ تب دشمن نے سمجھا کہ میرا کام تمام ہو گیا ہے۔ وہ پیچھے چلے گئے اور کوارٹر کے سامنے کھڑی مشن کی مائیکروبس پر پیٹرول ڈال کر آگ لگا دی۔ ادھر میں جان نہیں سکا کہ مجھے کب ضرب لگی اور کب گرا۔ جب تھوڑی سی ہوش آئی تو یوں محسوس ہوا کہ میں ابھی مر جاؤں گا۔ دو تین منٹ اسی حالت میں پڑا رہا پھر کچھ جان آ گئی۔ اس وقت دیکھتا ہوں کہ میرے سامنے سے ایک نوجوان لہولہان ہو کر غسلخانہ میں جا رہا ہے۔ میں نے محسوس کیا کہ میں محفوظ نہیں ہوں۔ کسی طرح اٹھ کر کمرے کے دروازہ کو دستک دی اور آواز دی مگر چونکہ میری آواز بدلی ہوئی تھی اس لئے گھر والے مجھے پہچان نہ سکے۔ وہ تو پہلے ہی بہت سہمے ہوئے تھے تھوڑی دیر کے بعد دروازہ کھلا تو سر پھٹا ہوا، بازو ٹوٹا ہوا۔ اور خون میں لت پت دیکھ کر میری بیوی تین لڑکیاں حلیمہ صادقہ (۲۲ سال) رشیدہ قانتہ (۲۰ سال) نصرت صادقہ (۱۳ سال) بڑا لڑکا جری اللہ صادق (۱۸ سال) بے اختیار رونے لگے میں نے کہا مجھے فرش پر لٹا دو۔ سر سے مسلسل خون بہہ رہا تھا بیس پچیس منٹ کے بعد میرا چھوٹا لڑکا حبیب اللہ صادق (۱۶ سال) مسجد کی تیسری منزل سے مجھے مارتے ہوئے دیکھ کر نیچے اترا تو دشمن نے اس کو بھی پکڑ لیا۔ مگر وہ کسی طرح بچ کر گھر پہنچ گیا اور غسل خانہ میں پڑے ہوئے زخمی کو اندر لے آیا۔ میرے پاس ہی اس کو بھی فرش پر لٹا دیا گیا۔ اسی دوران کوثر کے بیوی بچے ہمارے کوارٹر کی پچھلی طرف سے چلانے لگے کہ ہمیں بچاؤ۔ چنانچہ میرے بڑے لڑکے نے کلہاڑی سے کھڑکی توڑ کر ان کو کھینچ کر اندر کیا۔ جب انہوں نے ہمیں زخمی اور خون میں لت پت دیکھا تو خیال کیا کہ کوثر کو دشمن نے مار دیا ہے اس پر رونے دھونے اور گریہ وزاری سے گھر میں ایک ایسا دردناک منظر رونما ہوا کہ میرے پاس ان کی تسلی کے لئے زبان نہیں تھی سوائے یا حفیظ یا عزیز یا رفیق پڑھنے کے۔ ہماری یہ حالت جنگ احد سے ملتی ہے ـــــ کوئی پونے ایک گھنٹے تک خونی ملاؤں نے تخریب کاری اور خون خرابہ اور توڑ پھوڑ کا بازار گرم کئے رکھا۔ مکرم نیشنل امیر صاحب کو نازک حالت کے پیش نظر ایک کوارٹر میں ماسٹر ابو بکر صاحب (اکاؤنٹنٹ) نے پہنچا دیا تھا۔ شکر الحمد للہ وہ معجزانہ طور پر محفوظ رہے۔ میرے کوارٹر کے سامنے چونکہ جلتی ہوئی مائیکروبس کے شعلے اٹھ رہے تھے اس لئے دشمن اس طرف کبھی نہیں آ سکا۔ مشن کے اندر جس کو جہاں پایا بے رحمی سے اس کا خون بہایا۔ دوسری منزل پر مسجد کے اندر جا کر نمازیوں کو اس قدر بے رحمی کے ساتھ مارا کہ ان کی ہڈیاں توڑ دیں اور دیگر جگہ اتنا خون بہایا کہ گویا بکرے ذبح کئے گئے ہوں۔ ان میں سے چند حضرات کے اسماء بغرض دعا تحریر ہیں۔ شمس الرحمن صاحب ایڈووکیٹ عبد الرحمن صاحب۔ عبد القادر صاحب بھوئیاں صاحب، ناصر احمد پٹواری پروفیسر عبد الجبار صاحب، مولانا مظہر الحق صاحب جن کے سامنے سر اور منہ پر اتنا مارا کہ وہ پہچانے نہیں جاتے تھے۔ کوثر احمد صاحب عبد الوہاب صاحب اور ابو بکر صاحب کو بہت مارا۔

مالی نقصان:۔ تخریب کاروں نے لائبریری جلا دی جس میں مختلف زبانوں میں تراجم قرآن و حدیث اور مختلف قیمتی کتب و رسائل موجود تھے۔ کتابوں کی تعداد چالیس ہزار سے اوپر تھی۔ دفاتر کے رجسٹر، کاغذات، فرنیچر جلا کر راکھ میں تبدیل کر دیا۔ دروازے کھڑکیاں تقریبًا سب توڑ دیں۔ نہایت خوبصورت دیدہ زیب و معلوماتی نمائش گاہ کو توڑ پھوڑ کر رکھ دیا۔ پریس کو آگ لگا دی۔

تقریبًا پونے ایک گھنٹہ کے بعد فائر بریگیڈ کی پانچ گاڑیاں آئیں تو راستہ میں مولویوں نے روکاوٹیں کھڑی کیں مگر وہ گاڑیاں روکاوٹوں کو ہٹا کر مشن کے اندر صحن میں آ گئیں اور مغرب کے بعد تک آگ بجھانے کا کام کیا۔ اس کے ساتھ ہی خاصی تعداد میں پولیس بھی پہنچ گئی۔ مغرب کے وقت پھر مولوی لوگ جلوس کی صورت میں لاؤڈ سپیکر میں مائیکنگ کرتے ہوئے کہ ہم اس مسجد میں نماز پڑھیں گے آ گئے لیکن اس میں وہ کامیاب نہیں ہو سکے۔ ان لوگوں سے انجمن کے احاطہ کو خالی کرانے کے بعد ہم بارہ شدید زخمیوں کو ایمبولینس میں ہسپتال پہنچایا گیا جہاں آپریشن اور علاج معالجے کے بعد کوئی زخمی جلدی اور کوئی دیر سے صحت یاب ہو گیا۔ الحمد للہ کسی کی جان ضائع نہیں ہوئی

ریڈیو نشریات:۔ اسی رات کو بی۔بی۔سی وائس آف امریکہ اور آکاش وانی نے اس المناک سانحہ کی مختصر خبر نشر کی مگر بنگلہ دیش نے نہ کی۔ بہرحال جلدی ہی دیس بدیس میں اس سانحہ کی خبر پہنچ گئی۔

اخبارات میں خبریں:۔ بنگلہ دیش کے تقریبًا سترہ بنگلہ و انگریزی روزنامہ اخبارات نے اس سانحہ کی خبر جلی حروف میں شائع کی۔ بعض اخبارات نے تصاویر کے ساتھ پہلے صفحہ پر اور پہلی خبر کے طور پر عمدہ رنگ میں اس خبر کو شائع کیا۔ اور اس ظلم اور شرمناک کام کرنے والوں پر افسوس کا اظہار کیا اور حکومت سے ان کے خلاف تعزیری کارروائی کا مطالبہ کیا۔ جیسے روزنامہ "بھوریر کاغذ" "بنگلہ بازار" "پتریکا" "لال سبوز" "ردبانی" "سنگباد" "بنگلہ بانی" "آجکر کاغذ" "اتفاق" (انگریزی) "ڈیلی سٹار" "مورننگ سن" "آبزرور" وغیرہ لیکن دو بنگلہ روزنامہ "انقلاب" (ترجمان جمیعۃ العلماء) اور سنگرام (ترجمان جماعت اسلامی) نے گو اس سانحہ کی خبر چھاپی ہے مگر انہوں نے اپنی گھنونی عادت کو بھی ظاہر کیا اور لکھا کہ اگر قادیانیوں کو حکومت پہلے ہی غیر مسلم اقلیت قرار دے دیتی تو یہ واقعہ نہ ہوتا۔ ان دو اخبار کے علاوہ باقی تمام اخبارات نے اس ظالمانہ حملہ کی شدید مذمت کی ہے اور اسے سراسر ظلم قرار دیا ہے جس کے نتیجہ میں ملک کا مظلوم طبقہ اور لوگ جو ظلم و جور کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں جماعت احمدیہ سے ہمدردی کرنے لگے ہیں اور اس طرح تبلیغ کا میدان پہلے سے زیادہ وسیع ہو گیا ہے اور کثرت سے خطوط آ رہے ہیں کہ احمدیہ جماعت سے متعلق لٹریچر بھیجا جائے اور اکثر رسائل میں جماعت احمدیہ کی تائید میں مضامین شائع ہو رہے ہیں۔

بیعت و نئی جماعت کا قیام: اس واقعہ کے بعد ڈھاکہ، میرپور اور بنگلہ دیش کی مختلف جگہوں سے بیعت فارم موصول ہوئے جن کی تعداد اب تک تیس کے لگ بھگ ہے۔ سیدپور شہر کے نواح میں ایک نئی جماعت قائم ہوئی ہے

باہمی محبت و اخوت کے نشان:۔ اس واقعہ کے بعد بلاشک جماعتوں کے اندر باہمی محبت و اخوت کا رشتہ بہت مضبوط ہوا ہے۔ ڈھاکہ مشن پر حملہ اور احمدی بھائیوں کے زخمی ہونے کی خبر سن کر احمدی بھائی بہنوں میں شدید بے قراری اور بے چینی کی لہر دوڑ گئی انہوں نے رو رو کر دعائیں شروع کر دیں نماز تہجد باجماعت شروع کر دی۔ صدقے دیئے اور دیئے جا رہے ہیں۔ نفلی روزے رکھے۔ بہرحال جو کچے تھے وہ پکے ہو گئے اور ایک عام بیداری کی لہر ساری جماعت بنگلہ دیش میں پیدا ہو گئی ہے۔ اور مالی قربانی کی روح بھی تازہ ہو گئی ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

ہمارے لئے انتہائی خوشی اور فخر کی بات ہے کہ اس دفعہ جماعت احمدیہ کے لئے ہمیں خون دینے کا موقعہ ملا۔ جانیں بھی حاضر کر دیں مگر اس نے واپس کر دیں۔

ہسپتال میں انفرادی تبلیغ:۔ ۱۹ اکتوبر کو جب ہم دس بارہ افراد خون میں لت پت ہسپتال پہنچے تو ہسپتال کے کارندے، مریضوں کے گارڈین اور اخباری نمائندے ہسپتال میں آ حاضر ہوئے۔ فوٹو لئے۔ سوالات کئے جواب سن کر سب لوگوں نے مولویوں کے مذہب کے نام پر خون خرابے کی شدید مذمت کی۔ تبصرے کئے۔ بعض نے کہا کہ جب تک ملک ان جاہل مولویوں سے پاک نہیں ہوگا ملک میں امن و سکون قائم نہیں ہو سکتا۔ اپنے سرجن کو تفصیل سے تبلیغ کی۔ ان کی خواہش پر انہیں انگلش لٹریچر دیا گیا۔ اسی طرح آنکھوں کے سپیشلسٹ ڈاکٹر کو تین گھنٹے تک تبلیغ کی انہوں نے احمدیت کے بارہ میں مزید معلومات کے لئے دلچسپی کا اظہار کیا۔

مدلل و مسکت جوابات

قسط نمبر ۲۲

راہِ ھُدیٰ

تحریر ایم ۔ کے ۔ خالد

دیوبندی عالم محمد یوسف صاحب لدھیانوی کے رسالہ "قادیانیوں کو دعوتِ اسلام" کے جواب میں۔

(ادارہ)

اصل حقیقت یہ ہے کہ مولوی صاحب کا یہ حملہ محض لفظی چالاکی ہے اس لیئے ہم نے انہیں ایسا جواب دیا کہ ان کے ذہن میں سما جائے کہ اس قسم کی لفظی چالاکیوں سے کام نہیں چلتا۔ اس قسم کی باتیں زیادہ شدت سے آپ پر اُلٹائی جا سکتی ہیں۔ جہاں تک احمدیہ عقائد سے عیسائیت کے عقیدوں کو تقویت ملنے کا تعلق ہے یہ ادنیٰ اور اعلیٰ خوب جانتا ہے کہ وہ کونسی جماعت ہے جس سے دنیا بھر میں کلیسیا کی جماعتوں پر لرزہ طاری ہے اور وہ کون سے عقائد ہیں جنہوں نے فی زمانہ دنیا میں صلیب کی کمر توڑ دی ہے۔ مولوی صاحب کو تو اپنے بزرگوں کی عبارتیں بھی یاد نہیں ورنہ مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کے ترجمۂ قرآن کے حاشیہ پر مولانا نور محمد صاحب نقشبندی کا یہ تبصرہ ہمیشہ لدھیانوی صاحب کا مُنہ چڑاتا رہے گا کہ۔

" اسی زمانہ میں پادری لیفرائے پادریوں کی ایک بڑی جماعت لے کر اور حلف اٹھا کر ولایت سے چلا کہ تھوڑے عرصہ میں تمام ہندوستان کو عیسائی بنا لوں گا۔ ولایت کے انگریزوں سے روپیہ کی بہت بڑی مدد اور آئندہ کی مدد کے مسلسل وعدوں کا اقرار لے کر ہندوستان میں داخل ہو کر بڑا تلاطم برپا کیا اسلام کی سیرت و احکام پر جو اس کا حملہ ہوا تو وہ ناکام ثابت ہوا کیونکہ احکامِ اسلام و سیرتِ رسول اور احکام انبیاء بنی اسرائیل اور ان کی سیرت جن پر اس کا ایمان تھا یکساں تھے۔ پس الزامی و نقلی و عقلی جوابوں سے ہار گیا مگر حضرت عیسیٰؑ کے آسمان پر بجسم خاکی زندہ موجود ہونے اور دوسرے انبیاء کے زمین میں مدفون ہونے کا حملہ عوام کے لئے اس کے خیال میں کارگر ہوا۔ تب مولوی غلام احمد قادیانی کھڑے ہوگئے اور لیفرائے اور اس کی جماعت سے کہا کہ عیسیٰؑ جس کا تم نام لیتے ہو دوسرے انسانوں کی طرح سے فوت ہو کر دفن ہو چکے ہیں۔ اور جس عیسیٰؑ کے آنے کی خبر ہے وہ میں ہوں پس اگر تم سعادت مند ہو تو مجھ کو قبول کر لو اس ترکیب سے اس نے لیفرائے کو اس قدر تنگ کیا کہ اس کو اپنا پیچھا چھڑانا مشکل ہو گیا اور اس ترکیب سے اس نے ہندوستان سے لے کر ولایت تک کے پادریوں کو شکست دے دی"

(دیباچہ معجز نما کلاں قرآن شریف مترجم صفحہ ۳۰ مطبوعہ ۱۹۳۴ء)

پس ثابت ہوا کہ عیسائیت کو تقویت دینے والے آنجناب لدھیانوی صاحب کے عقیدے ہیں اور وہ جو مسیح کو زندہ آسمان پر بٹھا رکھا ہے اس سے عیسائی عقیدہ کو تقویت ملتی ہے۔

لدھیانوی صاحب مزید لکھتے ہیں

" اگر مرزا صاحب "بروزِ محمد" ہونے کی وجہ سے "عینِ محمد" ہیں تو "بروزِ خدا" ہونے کی وجہ سے خدا کیوں نہیں ؟

(صفحہ ۳۶)

یہ بھی وہی لغو اتہام ہیں جن کا بار بار کافی و شافی جواب دیا جا چکا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ آپ کو احمدیت کا فہم ہی کوئی نہیں۔ کیا آپ کو احمدیت کا مطالعہ کرنے کے بعد یہ سمجھ آئی ہے ؟ حضرت مرزا صاحب کا اپنے متعلق اور ساری جماعت احمدیہ کا آپ کے متعلق کبھی ایک لمحہ کے لئے بھی یہ عقیدہ نہیں رہا کہ نعوذ باللہ بروزِ محمد ہونے کا یہ مطلب ہے کہ آپ جسماً و روحاً و شخصیتاً محمد تھے۔ یا آپ کے ہم مرتبہ تھے اور وہی تشریعی نبوت آپ کو عطا ہوئی جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو عطا ہوئی۔ اور اسی طرح آزاد نبی تھے۔ اور کسی دوسرے نبی کی غلامی نہیں کی۔ جس طرح محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آزاد نبی تھے اور کسی دوسرے نبی کی غلامی نہیں کی۔ یہ تمام عقائد باطل، فاسد، اور غیر اسلامی ہیں اور جماعت احمدیہ کا ان عقائد سے کوئی تعلق نہیں۔ یہ بحثیں پہلے بھی بارہا اٹھ چکی ہیں کہ بروزِ محمد ہیں تو کن معنوں میں اور عینِ محمد ہیں تو کس طرح۔ اور آئندہ بھی حسب موقع یہی گفتگو پھر ہوگی۔ اس لئے ان بحثوں کا غور سے مطالعہ کریں اور سچی توبہ کریں کہ آپ نے احمدیت کو سمجھے بغیر اپنے تصور سے ایک دیو گھڑ کر احمدیوں کی طرف منسوب کر دیا اور پھر اس پر تابڑ توڑ حملے شروع کر دیئے۔ خدا تعالےٰ آپ کو سچی توبہ اور استغفار کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

لدھیانوی صاحب مزید لکھتے ہیں " اگر مرزا صاحب بروزِ محمد ہونے کی بنا پر آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی نبوت کے کمالات حاصل کر چکے ہیں تو بروزِ خدا ہونے کی وجہ سے ان کو خدائی مع اپنے تمام صفات اور کمالات کے کیوں حاصل نہیں"

(صفحہ ۳۶)

ہم یہ بات بار بار کھول چکے ہیں کہ قرآن کریم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو یہاں تک بھی فرمایا ہے۔

اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ
اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰہَ ۔
یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْھِمْ

(فتح آیت نمبر ۱۱)

ترجمہ ۔ وہ لوگ جو تیری بیعت کرتے ہیں اللہ کا ہاتھ ان کے ہاتھ پر ہے۔

اور فرمایا

وَمَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ
وَلٰکِنَّ اللّٰہَ رَمٰی

(انفال آیت نمبر ۱۸)

ترجمہ ۔ اور جب تو نے پتھر پھینکے تھے تو تو نے نہیں پھینکے تھے بلکہ اللہ نے پھینکے تھے۔

اگر کوئی کہے کہ اس کے استعاراتی اور بروزی معنی ہیں تو کیا کسی کو یہ اختیار ہوگا کہ یہی سوال آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر اٹھانے شروع کر دے کہ آپ بعینہٖ خدا بن گئے ہیں۔

یہ مولوی صاحب اس کوچے سے آشنا ہی نہیں۔ انہیں پتہ ہی نہیں کہ فصیح و بلیغ محاورے کیا ہوتے ہیں۔ بائبل میں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے آنے کو بعینہٖ خدا کا آنا قرار دیا گیا ہے مولوی صاحب نے تو قرآن کا مطالعہ نہیں کیا۔ بائبل کے متعلق کیا جانتے ہوں گے۔

یاد رکھیں کہ بائبل کتنی ہی محرّف و مبدّل کیوں نہ ہو چکی ہو، آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے بارہ میں پیشگوئیاں بہرحال محرّف و مبدّل نہیں کیونکہ قرآن کریم نے ان کا حوالہ دے کر ان کی تصدیق کی ہے۔

اس میں تاکستان والی مثال میں حضرت عیسیٰؑ کی آمد کو خدا کے بیٹے کے طور پر اور حضرت محمد رسول اللہ کی پیشگوئی کرتے ہوئے آپ کی آمد کو خود خدا کا آنا قرار دیا ہے

(لوقا باب ۲۰ آیت ۹ تا ۱۸)

پس مولوی صاحب روشنی ڈال کر دکھائیں کہ خدا کا آنا کن معنوں میں تھا۔ درحقیقت ایک بے ادب انسان معرفت سے کلیتہً عاری ہوتا ہے اور کھوکھلے برتن کی طرح بجتا رہتا ہے۔ یہی حال ان مولوی صاحب کا ہے۔ ایک لفظ کو پکڑ کر بیہودہ اعتراض شروع کر دیتے ہیں۔ کوئی بدبخت انسان ہوگا جو بائبل کی یہ آیات پڑھ کر آنحضرتؐ پر اعتراض شروع کر دے جس طرح اس مولوی صاحب نے کیا ہے۔

عقیدہ نمبر ۴

اس عنوان کے تحت بھی لدھیانوی صاحب نے وہی اعتراض دہرایا ہے جو عقیدہ نمبر ۳ کے نیچے دیا ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ عبارت دی ہے۔

" خاتم النبیینؐ کا مفہوم تقاضا کرتا ہے کہ جب تک مدعی نبوت اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے درمیان کوئی پردہ مغایرت باقی ہے اس وقت تک کوئی نبی کہلائے گا تو گویا اس مہر کو توڑنے والا ہوگا جو خاتم النبیینؐ پر ہے۔

لیکن اگر کوئی شخص اسی خاتم النبیینؐ میں گم ہو کر بباعث نہایت اتحاد اور نفی غیریت کے اسی کا نام پا گیا ہو، اور صاف آئینہ کی طرح محمدی چہرہ کا اس میں انعکاس ہو گیا ہو تو وہ بغیر مہر توڑنے کے نبی کہلائے گا، کیونکہ وہ محمدؐ ہے گو ظلی طور پر، پس باوجود اس شخص

سے کو دعوے نبوت کے جس کا نام ظلی طور پر محمدؐ اور احمد رکھا گیا پھر بھی وہ سیدنا محمد خاتم النبیینؐ ہی رہا، کیونکہ یہ "محمد ثانی" اسی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تصویر اور اسی کا نام ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد، جو درحقیقت خاتم النبیین تھے، مجھے رسول اور نبی کے لفظ سے پکارا جانا کوئی اعتراض کی بات نہیں، اور نہ اس سے مہر ختمیت ٹوٹتی ہے کیونکہ میں بار بار بتلا چکا ہوں کہ بموجب آیت وَآخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ بروزی طور پر وہی نبی خاتم الانبیاء ہوں، اور خدا نے آج سے بیس برس پہلے براہین احمدیہ میں میرا نام محمد اور احمد رکھا ہے اور مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہی وجود قرار دیا ہے پس اس طور سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خاتم الانبیاء ہونے میں میری نبوت سے کوئی تزلزل نہیں آیا، کیونکہ ظل اپنے اصل سے علیحدہ نہیں ہوتا"

(اشتہار ایک غلطی کا ازالہ)

قارئین کرام! احمدی جانتے ہیں اور ہر احمدی اس عبارت سے خوب واقف ہے لیکن حیرت ہے کہ اس واضح عبارت کا بھی صحیح مطلب مولوی صاحب نہیں سمجھ سکے۔ اس کے مفہوم کی کنجی الفاظ "مغائرت" اور "آئینہ" میں ہے۔ مراد یہ ہے کہ اگر کوئی ایسا شخص آئے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دین اور فرمودات سے سرِ مو بھی باہر قدم رکھنے والا ہو خواہ عقائد کی رو سے یا اعمال کی رو سے تو اس کے متعلق کہا جائے گا کہ خواہ ادنیٰ ہی سہی اس میں کچھ مغائرت ہے۔

اسی طرح وہ شخص جو اپنے نفس کو پیش کرنے کی بجائے دنیا کے سامنے صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیم کو منعکس کرے اور آپ کی ذات مطہر اور پاک چہرے کو پیش کرے ایسا شخص اس سچے آئینہ کی طرح ہے جو سورج کا چہرہ سب دنیا کو دکھاتا ہے لیکن کوئی نہیں کہہ سکتا کہ وہ آئینہ سورج کا ہمسر ہے یا وہی سورج ہے اگرچہ اس میں بعینہ سورج دکھائی دیتا ہو یہ اعلیٰ درجہ کا فصیح و بلیغ اور سلیس کلام جس کی نظیر دنیا کے ہر کلام اور ہر شعر و ادب میں پائی جاتی ہے۔ اگر آپ کی سمجھ میں نہیں داخل ہو رہا تو ہم اس کا کیا علاج کر سکتے ہیں ایک دفعہ پھر آنکھیں کھول کر دیکھیں کہ کیا لکھا ہے۔ حضرت مرزا صاحب نے خود آئینہ ہونے کا دعویٰ کیا ہے جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چہرہ دکھانے والا ہے۔ یہ ایسی ہی بات ہے جیسے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا نما کہا جاتا ہے۔ کون بدبخت ہے جو اس پر یہ اعتراض کرے کہ اگر وہ خدا نما تھے اور ان کا اٹھنا بیٹھنا اور حرکت و سکون اور ہر قول خدا ہی کے قول اور اس کی شان کا مظہر تھا تو پھر بتاؤ کہ وہ خدا کی کون کونسی صفات میں شریک تھے۔ انہوں نے کون کون سی دنیا بنائی۔ کون سی مخلوق تخلیق کی یا خدا کی طرح شادی نہیں ہوئی اور بچے نہیں ہوئے۔

اگر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کو خدا نما کہنے کے جرم میں کوئی آنجناب کی عدالت میں پیش ہو تو فرمائیے کہ آپ اس پر کیا کیا سوال کریں گے۔

عقیدہ نمبر ۵

اس عنوان کے تحت لدھیانوی صاحب لکھتے ہیں کہ "مرزا صاحب کے بروز محمد ہونے کا بدیہی نتیجہ یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواج مطہرات بروزی طور پر نعوذ باللہ مرزا غلام احمد قادیانی سے منسوب ہیں۔ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں اس سے گندی گالی ہو سکتی ہے اور کوئی مسلمان جس کے دل میں ذرا بھی شرم و حیاء ہو وہ اس بدترین حملہ کو برداشت کر سکتا ہے۔"

(صفحہ ۳۹)

جناب مولوی صاحب کی یہ بات ایسی خبیثانہ بات ہے کہ حیرت ہے کہ اس شخص کے دل پر خدا کا کوئی خوف یا تقویٰ کا سایہ بھی نہیں پڑا۔ ایسی سوچ رکھنے والا آدمی جو محض تمسخر کی خاطر ازواج مطہرات و طیبات کے بارہ میں ایسی باتیں کرنے کی جسارت کرے۔ اس سے تو خدا اور اس کے وہ فرشتے ہی نپٹیں گے جن کے متعلق قرآن کریم میں آتا ہے۔

عَلَيْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ

(مدثر آیت نمبر ۳۱)

کہ دوزخ پر ۱۹ فرشتے بطور داروغے مقرر ہیں۔

بالکل یہی بات ہم آپ پر دہراتے ہیں کہ آپ کی فطرت بڑی خبیث اور گندی ہے اور آپ کی ہر سوچ ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں نہایت خبیثانہ اور گندی گالی ہے۔ پس یہ آپ کی گالی ہے، بروز سمجھنے والوں کی نہیں۔ ورنہ آپ کی اس انتہائی سفلہ اشتعال انگیزی کا مورد احمدیوں سے پہلے وہ حضرات بنیں گے جن کے اقوال ہم فصل اول اور فصل سوم میں عقیدہ نمبر ۱۸ کے جواب میں درج کر چکے ہیں جن میں انہوں نے دوسرے اولیاء کو یا آنے والے مہدی و مسیح کو یا خود اپنے تئیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ظل و بروز قرار دیا ہے۔ لیکن آپ ہی ہیں جو اس بدبختی پر سخت سے سخت سزا کے مستحق بنتے ہیں نہ کہ وہ بزرگانِ دین جنہوں نے روحانی معنوں میں اپنے کلام میں لفظ بروز کا استعمال کیا۔

اسی نمبر کے تحت لدھیانوی صاحب لکھتے ہیں "آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی پہلی زوجہ مطہرہ کا نام نامی خدیجہؓ تھا مگر بے غیرتی اور بے حیائی کی حد ہے کہ مرزا غلام احمد نے محمد رسول اللہ بننے کے شوق میں خدیجہؓ کو بھی اپنی طرف منسوب کر لیا۔ مرزا کا الہام ہے۔

اذکر نعمتی رأیت خدیجتی

(تذکرہ: ۳۸۷)

میری نعمت کو یاد کر تو نے میری خدیجہؓ کو دیکھا"

(صفحہ ۴۰)

الجواب

یہاں بھی لدھیانوی صاحب نے پبلک کو گمراہ کرنے کے لئے اس قدر جھوٹ بولا ہے اور بے غیرتی اور بے حیائی کی حد کر دی ہے جس کی مثال نہیں۔

معزز قارئین! مرزا صاحب کے تمام الہامات پڑھ جائیے۔ ان کی تمام تحریرات اور تقاریر چھان مارئیے۔ کہیں بھی آپ کو یہ نہیں ملے گا کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی پہلی زوجہ مطہرہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کو مرزا صاحب کی طرف اشارۃً بھی منسوب کیا گیا ہو۔

لیکن لدھیانوی صاحب نہایت بے حیائی کے ساتھ ایسا دعویٰ کر رہے ہیں۔ حالانکہ بات صرف اتنی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مرزا صاحب کی بیوی کو صفاتی طور پر حضرت خدیجہؓ سے مشابہ قرار دیتے ہوئے انہیں خدیجہ قرار دیا ہے جس سے یہ بتانا مقصود ہے کہ جس طرح حضرت خدیجہؓ خدا کے نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی مومن اور نیک بیوی تھیں اسی طرح مسیح موعود کی بیوی بھی مومن اور نیک ہے۔ حضرت نوحؑ یا لوطؑ کی بیویوں کی مانند اپنے خاوند کی نبوت کی منکر نہیں۔

جس طرح بزرگوں کے نام تبرک کے طور پر دوسروں کو دیئے جاتے ہیں اور کثرت سے امت میں رواج ہے کہ عائشہؓ اور خدیجہؓ وغیرہ نام رکھے جاتے ہیں اور بندے اس نیک نیت کے ساتھ بزرگوں کے نام رکھ سکتے ہیں اور کسی خبیث کو اشتعال نہیں آتا۔ ورنہ کوئی اس بات کو پکڑ کر بیٹھ جائے اور لدھیانوی صاحب کو کہے کہ اپنا منہ دیکھو، اپنے کرتوت دیکھو! تمہیں جرأت کیسے ہوئی کہ اپنا نام محمد اور یوسف رکھ لیا۔ تو مولوی صاحب کیا جواب دیں گے۔

پس الہاماً بھی کسی بزرگ کا نام دے دینا محض تبرک کے طور پہ ہوتا ہے جس سے نہ ہمسری مراد ہوتی ہے نہ مرتبہ میں برابری بلکہ یہ اشارہ ہوتا ہے کہ تم بھی انہیں صفات کے مشابہ بننے کی کوشش کرو۔ لیکن ہرگز یہاں مرتبہ کی برابری مراد نہیں ہوتی۔

ویسے بھی جناب لدھیانوی صاحب نے جس قدر بدزبانی کی ہے اس کی ضرورت ہی کوئی نہیں تھی کیونکہ حضرت خدیجہؓ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پہلی زوجہ مطہرہ تھیں جو آج سے چودہ سو سال سے بھی زائد عرصہ پہلے وفات پا چکی ہیں ان کے نام کا تبرکاً کسی مسلمان خاتون پر اطلاق پانا تو احمدی عقیدوں کی رو سے کسی صورت ناممکن نہیں۔ یہاں لدھیانوی عقیدوں کی رو سے ضرور ایسے خبیثانہ خیال پیدا ہو سکتے ہیں کہ چودہ سو سال تو درکنار دو ہزار سال پہلے کا نبی زندہ موجود ہے بلکہ یہ بھی کہتے ہیں کہ اگر وہ مر بھی چکا ہو تو بعینہٖ اسی طرح کی زندگی پا کر دوبارہ اس دنیا میں آ جائے گا۔

دیکھئے کوئی انسان بدبختی سے اگر ایک ٹھوکر کھا جائے تو اس کے مقدر میں اور کتنی ٹھوکریں لکھی جاتی ہیں۔

قارئین کرام! قرآن کریم کی سورۂ تحریم کے آخری رکوع میں اللہ تعالیٰ نے صفاتی مشابہت کی بناء پر تمام کفار کو تمثیلی طور پر حضرت نوحؑ اور حضرت لوطؑ کی بیوی قرار دیا ہے اور مومنین کو صفاتی مشابہت کی بناء پر فرعون کی بیوی اور مریم بنت عمران قرار دیا ہے ہم تو جب یہ آیات پڑھتے ہیں اور امید کرتے ہیں کہ دوسرے مسلمان شرفاء بھی ان آیات کو *

* پڑھتے ہیں تو ان میں مذکورہ تمثیلات کی تہہ میں چھپے ہوئے عرفان کے موتیوں کی تلاش میں ان کی نظر لگی رہتی ہوگی۔ لیکن لدھیانوی مولوی کی قماش کے مولوی صاحب جب ان آیات کو پڑھتے ہوں گے تو اللہ ہی جانتا ہے کہ ان کے دل میں کیسے کیسے گندے خیالات آتے ہوں گے؟ (باقی آئندہ)

تربیتی و تبلیغی مساعی

جماعت احمدیہ کے ۱۰۱ ویں جلسہ سالانہ میں مستورات کی شرکت

الحمد للہ ثم الحمد للہ کہ جماعت احمدیہ کا ۱۰۱ واں جلسہ سالانہ قادیان دار الامان میں نہایت کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔

اس سال پیارے آقا کے قادیان تشریف نہ لانے کی خبر نے سارے ماحول پر اداسی طاری کر دی تھی ہر پل گزشتہ سال کے جلسہ کے اور پیارے آقا کی آمد کے نظارے آنکھوں میں گھومتے رہے۔ اور بجھے بجھے دل سے اہل قادیان جلسہ سالانہ کی تیاریوں میں لگے رہے جلسہ کے قریبی دنوں حالات کی خرابی کی وجہ سے لجنات کی ریزرویشن کینسل کی اطلاعیں بھی ملنے لگیں لیکن یہ خدا تعالیٰ کے کام ہیں جو ہو کر ہی رہتے ہیں خدا تعالیٰ کی قدرت کا عجیب و غریب اور حسین نظارہ جلسہ کے شروع ہوتے ہی ہم نے دیکھا۔ باوجود اس کے کہ مہمان گزشتہ سال کی نسبت بہت کم تھے جلسہ بے حد پر رونق نظر آ رہا تھا اور پھر جیسے ہی سٹیلائیٹ کے ذریعہ پیارے آقا کا افتتاحی خطاب شروع ہوا۔ ہر احمدی کا دل خدا تعالیٰ کی حمد کے ترانے گانے لگا۔ اور پھر آخری دن اختتامی خطاب سے قبل اس طریق پر بیعت ہے جو سٹیلائیٹ کے ذریعے سنی اور دیکھی گئی دلوں میں وہ کیفیت پیدا کی جو بیان سے باہر ہے۔

خاندان حضرت مسیح موعودؑ کے افراد و خواتین اور اسی طرح ہندوستان سے تشریف لانے والے کچھ دوسرے افراد و مستورات کا قیام دار المسیحؑ میں تھا۔ دوسری قیام گاہ مدرسہ احمدیہ و ٹی آئی ہائی اسکول کی عمارت میں بنائی گئی تھا۔ مورخہ ۱۸ دسمبر سے قیام گاہ میں ڈیوٹیاں تقسیم کر دی گئیں اور کام شروع ہو گیا۔

اس قیام گاہ میں کل ۸۰۰ خواتین نے قیام کیا۔ جن میں ۷۰۰ پاکستان کی اور ۱۰۰ ممبرات بھارت کی تھیں۔ اس کے علاوہ گیسٹ ہاؤس اور گھروں میں بھی مہمان خواتین نے قیام کیا۔ دونوں قیام گاہوں میں ۱۰۰ سے زائد کارکنات لجنہ و ناصرات نے مختلف شعبہ جات کے تحت ڈیوٹیاں انجام دیں۔ ان میں پاکستان کی ممبرات بھی شامل ہیں۔

جلسہ گاہ کے انتظام کے لئے بھی مختلف شعبہ جات بنائے گئے جن میں بھارت و پاکستان کی ۲۵۰ مستورات و ناصرات نے ڈیوٹی دی فجزاھم اللہ

بک اسٹال

گیٹ کے ساتھ بک اسٹال لگایا گیا تھا۔ جس میں سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کی کتب اور دیگر کتب رکھی گئی تھیں۔ جن سے مستورات نے فائدہ اٹھایا۔ اسی طرح قیام گاہ مستورات میں بھی کتب رکھی گئی تھیں تاکہ بھارت کی لجنات و دیگر خواتین نصاب کے مطابق کتب خرید کرلے جا سکیں۔

جلسہ گاہ میں طبی امداد و دیگر انتظامی امور کے لئے ایک دفتر بنایا گیا۔ جہاں فوری طور پر معاملات کو حل کیا جاتا رہا۔ محترمہ ڈاکٹر نصرت صاحبہ آف ربوہ اپنے دو اسٹاف ممبرات کے ساتھ تشریف لائی تھیں انہوں نے جلسہ گاہ، قیام گاہ اور احمدیہ شفاخانہ میں باقاعدہ ڈیوٹی ادا کی۔ اللہ تعالیٰ انہیں بہترین جزاء عطا فرمائے۔ آمین

شعبۂ اعداد و شمار کے مطابق زنانہ جلسہ گاہ کی حاضری ۱۹ ۲۷ تھی اس کے علاوہ ۹۰۰ کے قریب غیر مسلم مستورات بھی جلسہ کی کارروائی سنتی رہیں اس طرح کل تعداد جلسہ ۳۶۱۹ رہی۔ خاص طور سے حضور ایدہ اللہ کے خطاب کے وقت غیر مسلم مستورات کو ٹی۔ وی کے نزدیک جگہ دی گئی انہوں نے دلچسپی سے حضور کا خطاب سنا اور دیکھا

نمازوں کا التزام

نماز ظہر و عصر تو جلسہ گاہ میں ادا کی جاتی رہی۔ اس کے علاوہ تہجد اور دیگر نمازوں کے لئے مستورات کے لئے دالان حضرت اماں جانؓ بیت الفکر اور مسجد مبارک میں انتظام تھا۔ اسی طرح حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطبہ جمعہ سننے کے لئے بھی مسجد مبارک میں انتظام تھا۔ جس سے مہمان اور قادیان کی مستورات نے فائدہ اٹھایا۔

جلسہ گاہ میں بیرون ممالک سے تشریف لانے والی خواتین کے لئے ٹرانسلیشن کا انتظام کیا گیا تھا۔ تمام بیرون ممالک کی مہمان خواتین نے اس سے فائدہ اٹھایا۔

مورخہ ۲۷ دسمبر کو لجنات اماء اللہ بھارت کی نمائندگان کی میٹنگ بیت النصرت لائبریری میں رات کو ۸ بجے منعقد کی گئی درج ذیل مقامات سے تشریف لانے والی نمائندگان نے شرکت کی۔

حیدرآباد، یادگیر، چنتہ کنٹہ، شاہجہانپور۔ بریلی۔ پٹنہ۔ آرہ، کروڑا پلی، بنگال، مدراس، برہ پورہ، کانپور، کٹک، کیرنگ، پینگاڈی، کروناگاپلی، ایرناکلم، امروہہ، سکندرآباد۔ بھدرواہ، کرناٹک۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آئندہ اس سے بڑھ کر خدمات کرنے کی ہمیں توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

(بشریٰ طیبہ جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ بھارت)

پینگاڈی میں میڈیکل کیمپ کا انعقاد

لجنہ اماء اللہ پینگاڈی (کیرلا) کے زیر اہتمام پینگاڈی و مضافات میں بسنے والے غریبوں کے علاج کے لئے ۲۹ نومبر ۹۲ء کو بمقام PALLIKKARA اہل سنت والجماعت کے ایک عربی مدرسہ میں ایک کیمپ کا انعقاد کیا گیا ڈاکٹر مبارکہ بیگم صدر لجنہ اماء اللہ پینگاڈی کی قیادت میں ڈاکٹر بی فریدہ صاحبہ، بی طاہرہ صاحبہ، امۃ فاروق صاحبہ پر مشتمل ایک وفد نے ۱۵۹ بیماروں کا معائنہ کیا اور -/۲۰۰۰ روپے کی دوائیاں مفت تقسیم کیں۔ اس قسم کا یہ تیسرا کیمپ لگایا گیا ہے۔ (امۃ الحفیظ صوبائی صدر لجنہ اماء اللہ کالیکٹ)

کالی پوجا میلے میں احمدیہ بک سٹال

حسب سابق امسال بھی کالی پوجا کے میلے پر خدام الاحمدیہ بھدرک نے چرمپہ ریلوے اسٹیشن کے پاس ایک خوبصورت بک سٹال ۲۵ تا ۳۰ اکتوبر لگایا جس میں اردو ہندی انگریزی اور اڑیہ زبانوں میں قرآن مجید کا ترجمہ منتخبہ قرآنی آیات منتخبہ احادیث نبویہ منتخبہ اقتباسات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اڑیہ ترجمہ مطبوعہ لندن نیز مختلف زبانوں میں لٹریچر رکھا گیا بک سٹال میں تشریف لانے والے زائرین کو تعارفی لٹریچر دیا گیا کئی دوستوں سے تبلیغی گفتگو ہوئی۔ خدام نے رات دن بڑے ذوق و شوق سے ڈیوٹیاں ادا کیں۔ مکرم شیخ نسیم احمد صاحب قائد مجلس مکرم شیخ کرشن احمد صاحب نائب قائد اور مبارک احمد شاہ صاحب سیکرٹری تحریک جدید نے خصوصی تعاون کیا۔ فجزاھم اللہ۔ (شیخ علاؤالدین مبلغ سلسلہ احمدیہ بھدرک)

ہلدی پدا میں تبلیغی جلسہ

ہلدی پدا یو۔پی سکول میں زیر صدارت مکرم سید غلام مہدی صاحب صدر جماعت احمدیہ مورخہ ۱۹ نومبر ۹۲ء کو ایک تبلیغی جلسہ منعقد ہوا خاکسار کی تلاوت کے بعد مکرم رحمت اللہ صاحب نے اڑیہ نظم پڑھی مکرم مولوی شمس الحق خاں صاحب معلم وقف جدید مکرم رحمت اللہ صاحب اور خاکسار نے حاضرین سے خطاب کیا آخر پر صدر جلسہ نے خوشی کا اظہار کرتے ہوئے سامعین کا شکریہ ادا کیا۔ اگلے روز ۱۲ کلو میٹر دور اڑیہ شاسن میں ایک وفد پہنچا درگا منڈپ پنڈال میں زیر صدارت مکرم نور الدین عالم صاحب ایک جلسہ شام ۴ بجے منعقد ہوا۔ خاکسار کی تلاوت کے بعد مکرم شیخ قاسم صاحب نے خوش الحانی سے اڑیہ نظم پڑھی مکرم شمس الحق خاں صاحب (باقی صفحہ ۱۴ کالم ۱ اور ۲ پر دیکھیں)

ولادتیں

⊛ — مکرم داؤد احمد صاحب خالد قادیان کے ہاں ۲۹ر نومبر ۹۲ء کو پہلی بیٹی تولد ہوئی ہے۔ حضور انور نے بچی کا نام "فریحہ خالد" تجویز فرمایا ہے۔ (ادارہ)

⊛ — میری بیٹی عزیزہ نعیمہ بیگم کے ہاں ۹ر دسمبر ۹۲ء کو پہلی بیٹی پیدا ہوئی ہے جس کا نام "شازیہ پروین" تجویز کیا گیا ہے۔
(صدیقہ بیگم اہلیہ مولوی شریف احمد صاحب امینی مرحوم درویش قادیان)

⊛ — مکرم لطیف الرحمٰن صاحب کے ہاں ۱۱ر دسمبر ۹۲ء کو بیٹا پیدا ہوا ہے مختلف مدات میں ۱۰۰/- روپے ادا کئے گئے ہیں۔
(حاتم خاں معلم وقف جدید تالبر کوٹ اڑیسہ)

⊛ — مکرم چوہدری مسعود احمد صاحب مہار ابن مکرم چوہدری سعید احمد صاحب مرحوم درویش قادیان کے ہاں ۱۵ر دسمبر ۹۲ء کو بیٹا پیدا ہوا ہے۔ حضور انور نے بچے کا نام "تحسین احمد" تجویز فرمایا ہے اعانت بدر ۲۵/- روپے (ادارہ)

⊛ — برادرم عزیزہ مستفیض احمد صاحب قادیان کے ہاں ۲۳ر دسمبر ۹۲ء کو دوسرا بیٹا پیدا ہوا ہے جس کا نام محمود احمد ندیم تجویز کیا گیا ہے۔
(محبوب احمد امروہی قادیان)

⊛ — خاکسار کے ہاں دوسرا بیٹا پیدا ہوا ہے جس کا نام محمد ہاشم تجویز کیا گیا ہے ۲۵/- روپے اعانت بدر)
(رفعت شیریں زوجہ مکرم خورشید احمد صاحب دانیور جن)

⊛ — مکرم عنایت اللہ صاحب الولی کے ہاں ۱۴ر جنوری ۹۳ء کو بیٹا پیدا ہوا ہے۔ جس کا نام صبغت اللہ الولی تجویز کیا گیا ہے (اعانت بدر ۲۰/- روپے)
(عبد القادر شجیع نمائندہ بدر یادگیر)

⊛ — خاکسار کے ہاں ۲۴ر جنوری ۹۳ء کو بیٹا پیدا ہوا ہے۔
(اعانت بدر ۲۵ روپے) (شیخ ہارون رشید مبلغ شاہجہانپور یوپی)

اللہ تعالےٰ جملہ بچگان کو صحت و تندرستی درازی عمر عطا کرے اور خادم دین بنائے۔ (ادارہ)

بقیہ صفحہ ۱۳ تربیتی و تبلیغی مساعی
نے تقریر کی اور صدر اجلاس نے سامعین کا شکریہ ادا کیا۔ جلسہ کے اختتام پر مجلس سوال و جواب منعقد ہوئی۔ (سید انصار اللہ مسلم)

بھینکوڑیا میں تبلیغی جلسہ

۲۰ر نومبر ۹۲ء کو ایک غیر مسلم قصبہ بھینکوڑیا میں ایک تبلیغی جلسہ وہاں کے ایک معزز سابق ہیڈ ماسٹر صاحب کی زیر صدارت کیا گیا مکرم مولوی شمس الحق صاحب نے قرآن مجید کی تلاوت کی اور ترجمہ سنایا مکرم روشن خاں صاحب کی نظم خوانی کے بعد مکرم احسان الحق خاں صاحب مکرم ماسٹر مشتاق صاحب مکرم مولوی شمس الحق صاحب اور خاکسار نے تقاریر کیں جس میں اتحاد و اخوت پر زور دیا جلسہ میں بکثرت غیر مسلم افراد نے شرکت کی اور بہت متاثر ہوئے نیز اس طرح کے جلسے بار بار منعقد کرنے کی خواہش ظاہر کی۔

۲۶ر نومبر کو کیرنگ سے ۱۰۰ کلو میٹر دور دسپلہ کا دورہ کیا شام کو وہاں پر مقیم احمدی احباب کا ایک تربیتی اجلاس کیا گیا۔
(سید آفتاب احمد نیر مبلغ سلسلہ کیرنگ)

درخواست دعا خاکسار کے داماد مکرم عزیزم جمیل احمد ظفر بھٹی آف کلکتہ نے نیا کاروبار شروع کیا ہے ترقی کے لئے اور انکے بیٹے کی صحت و سلامتی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ (اعانت بدر ۲۰/- روپے ادا کئے)
(سیدہ نصرت جہاں قادیان)

جب یہ حال ہے تو انسان کی یہ کس قدر غلطی ہے کہ اس حقیقی کارساز کی طرف توجہ نہ کرے جس کا بنایا ہوا یہ سب کارخانہ ہے اور اس کا ذرہ ذرہ جس کے تصرف اور اختیار میں ہے۔ (ملفوظات۔ جلد پنجم۔ صفحہ ۳۲۲ مطبوعہ ربوہ)

اس مضمون کو پڑھ کر یہ بات بھی سمجھ آجاتی ہے اور بڑی پُر لطف بات ہے کہ مال کثرت سے ہو تو آدمی اُس سے بے قدری نہیں کرتا۔ مال کو تو بہت ہی زیادہ پیار سے رکھتا ہے اور بڑھاتا چلا جاتا ہے اور جو حقیقی نعمتیں ہیں جب ان کی کثرت ہو جائے تو ان کی بے قدری شروع ہو جاتی ہے یعنی خدا کی دی ہوئی نعمتیں جن کو حاصل کرنے کیلئے دراصل مال عطا ہوتا ہے ان نعمتوں سے تو ایسی بے قدری ہے کہ آنکھیں ہی بند ہیں کچھ نظر ہی نہیں آرہا ورنہ آنکھ کے ذریعہ جو دکھائی دیتا ہے وہ سب نعمتیں ہیں۔ سانس کے لئے جو ہوا جاتی ہے وہ کتنی عظیم الشان نعمت ہے۔ جو اس جسم کو نعمتوں کے رستے ہیں اور ان رستوں سے انسان جتنی نعمتیں حاصل کرتا ہے سب سے غافل ہو جاتا ہے۔ سب سے نظریں پھیر لیتا ہے اور سر یاوہ ہتا ہے اور جو نعمت نہیں ہے بلکہ نعمت حاصل کرنے کا ذریعہ تھی اس کو چمٹ جاتا ہے اور اس سے نعمتیں حاصل نہیں کرتا یعنی خدا کی رحمتیں اور خدا کے فضل اور اس دنیا اور آخرت میں خدا کی رضا سے وہ غافل رہتا ہے۔ یہ مضمون ہے جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس اقتباس سے سمجھ آیا اور پھر ساتھ یہ بھی کہ قیامت کے دن ہی یہ نہیں ہوگا بلکہ اس کا نمونہ دنیا میں بھی دکھا یا جائے گا۔ قیامت کے دن جب فرمایا کہ تم جو کچھ ہے پیش کر دو پھر بھی تمہیں کوئی فائدہ نہیں پہنچے گا۔ اس دنیا میں بھی بعض حالتیں ایسی آتی ہیں کہ انسان ساری دولتیں بھی لٹا بیٹھے تو ایک گھونٹ پانی کا نصیب نہیں ہوتا۔ سب کچھ اپنے علاج پر خرچ کر دے تو چین کا ایک سانس میسر نہیں آسکتا۔ ساری زندگی خدا کی ہوا کی ناقدری میں گزر گئی اور آخر پہ یہ معلوم ہوا کہ جب وقت آیا ہے تو اس وقت اپنی کوشش سے ہوا کے ایک سانس سے بھی مجھے سکون میسر نہیں آسکتا تو رضائے باری تعالےٰ ہی ہے جس پہ زندگی کا انحصار ہے۔ اللہ کی رضا کو حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ اسی میں دنیا کی نعمتیں بھی ہیں اور اسی میں آخرت کی بھی۔ اللہ تعالےٰ ہمیں عطا فرمائے۔ ہمیں ان نعمتوں کا شکر ادا کرنے کا حق عطا فرمائے اور اے اہلِ بنگالہ! میں تمہیں مبارکباد دیتا ہوں۔ تم نے جس طرح میرے دل کو راضی کیا ہے میری دعا ہے کہ اس سے ان گنت زیادہ خدا کا دل تم سے راضی ہو اور خدا کی رضا جب کسی کو نصیب ہو جائے تو اُسے دنیا بھی عطا ہوگی اور آخرت بھی عطا ہوگی۔

نوٹ:۔ مکرم میرزا احمد صاحب جاوید کا مرتب کردہ مندرجہ بالا خطبہ جمعہ ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔ (ادارہ)

دُعائے مغفرت

— افسوس کہ خاکسار کے والد محترم سید سلام الدین صاحب مرحوم سابق صدر جماعت احمدیہ سورو طویل علالت کے بعد بعمر ۸۵ سال مورخہ ۲۲/۲/۹۳ بروز سوموار اس جہان فانی سے رحلت فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

احباب کرام دُعا کریں مولیٰ کریم میرے والد مرحوم کی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور تمام پسماندگان کو صبر جمیل بخشے آمین (سید فہیم احمد متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان)

درخواست دعا و شکریہ احباب

میرے شوہر محترم سیٹھ داؤد احمد صاحب بھٹی مرحوم سابق صدر منصوبہ بندی کمیٹی یو پی و صدر جماعت احمدیہ لکھنؤ کی وفات پر ملال پر جماعت کے مخلصین و بزرگوں نے بہت ڈھیر سارے تعزیت کے خطوط لکھے ہیں اور اس آزمائش اور ابتلا کی گھڑی میں میرے دکھ و درد میں برابر شریک ہوئے ہیں۔ اللہ تعالےٰ ان سب کو جزائے خیر عطا کرے۔ فی الحال اپنے اُن سب ہی خواہ محسن اور بزرگوں کو فرداً فرداً جواب دینے سے قاصر ہوں اپنے ان بزرگوں بہی خواہوں سے درخواست ہے کہ وہ دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ میرے مرحوم شوہر کو جنت الفردوس میں اعلیٰ علیین میں مقام عطا فرمائے اور ہم سب لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور خدا ہمارا ہمارے معصوم بچوں کا نگہبان ہو۔
(اہلیہ سیٹھ داؤد احمد بھٹی مرحوم آف لکھنؤ)

اخبار احمدیہ ۔ بقیہ صفحہ اوّل

انتخاب کے موقع پر دنیوی مناصب پر نظر ہو اور کوئی جماعت تقویٰ سے عاری ہو کر انتخاب کرے حضور نے فرمایا جو جماعت انتخاب کے وقت صاحب تقویٰ کو نظر انداز کر دے تو ایسے انتخاب خدا کی نگاہ کے انتخاب نہیں ہیں۔

حضور نے فرمایا مجلس شوریٰ کے نمائندگان کا انتخاب اگر تقویٰ کو مدِ نظر رکھ کر ہوگا تو وہ لوگ جو شوریٰ میں بیٹھیں گے ان کے فیصلے خالصۃً للّٰہ ہوں گے۔

حضور نے فرمایا تقویٰ کا حصول دُعا کے بغیر ممکن نہیں۔ اسی لئے ہمیشہ انتخاب سے پہلے دُعا کرنی چاہیئے کہ اللہ منتخب کرنے والوں میں بھی تقویٰ پیدا فرما دے اور جو منتخب ہوئے ہیں انہیں بھی متقی بنا دے۔ حضور نے فرمایا ایسی صورت میں جماعت میں ہونے والے تمام انتخابات دراصل اللہ کے انتخاب ہوں گے۔ اسی لئے مَیں کہتا ہوں کہ اپنے ہر انتخاب سے غیر اللہ کو خارج کر دو۔

اپنے بصیرت افروز خطبہ جمعہ کو جاری رکھتے ہوئے حضور انور نے فرمایا تقویٰ کی جان عبادت میں ہے۔ اسی لئے عبادت پر مَیں غیر معمولی زور دینے کی کوشش کر رہا ہوں۔

خطبہ جمعہ کے آخر میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے احباب جماعت کو غریب بچیوں کی شادیوں میں مدد دینے کی تحریک بھی فرمائی۔

خلاصہ خطبہ جمعہ ۲۶ مارچ ۱۹۹۳ء

كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ؕ وَلَوْ اٰمَنَ اَهْلُ الْكِتٰبِ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ؕ مِنْهُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ وَاَكْثَرُهُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝ (آل عمران آیت ۱۱۱)

پھر فرمایا ـــــ رمضان المبارک کی سرگرمیاں ختم ہوئیں اور آج شاید دنیا بھر میں لوگ عید منانے کے بعد دینی اعتبار سے سستی کا شکار ہو چکے ہوں گے اور ممکن ہے اسی وجہ سے آج کے جمعہ میں بھی اتنی حاضری نہ ہو کہ جتنی رمضان المبارک کے جمعوں میں ہوتی تھی۔ لیکن اس رُوحانی جذبہ کو مستقلاً برقرار رکھیں۔ یہ اس لئے بھی ضروری ہے کہ اب میں خطبات کے ایک ایسے سلسلہ میں داخل ہونے لگا ہوں جن کا جماعت کی تربیت سے گہرا تعلق ہے۔ اور مَیں چاہتا ہوں کہ ساری دُنیا میں جماعتِ احمدیہ کی تربیت ایسی ہو جیسی کہ حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں کے ساتھ منسوب ہونے اور چمٹے رہنے کے تقاضے ہیں اور حضرت

(باقی صفحہ ۱۶ کالم نمبر ۱، ۲ پر)

قادیان میں رمضان المبارک و عید الفطر ـــ بقیہ صفحہ اوّل

خطبہ کے آخر پر آپ نے جملہ حاضرین کو مبارکباد دی۔ اور اس موقعہ پر مختلف جماعتوں اور افراد کی طرف سے موصول ہونے والے عید کے پیغامات سنائے اور اجتماعی دُعا کرائی۔

تواضعِ عید

دُعا کے بعد جملہ مہمانان کی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لنگر خانہ سے پُر تکلف دعوت کی گئی جس کے لئے عملہ لنگر خانہ اور خدام و اطفال و احباب جماعت نے پُرخلوص تعاون دیا۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا درس القرآن

امسال اہالیانِ قادیان اور ہندوستان کی بعض جماعتوں کو یہ شرف بھی حاصل رہا کہ انہوں نے رمضان المبارک میں ہر ہفتہ اور اتوار کو سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا درس القرآن سٹیلائیٹ ٹی۔ وی سے براہِ راست مسجد فضل لنڈن سے سُنا۔ اسی طرح ۲۳ مارچ یومِ مسیح موعودؑ کے دن درس القرآن کے اختتام پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ عالمگیر اختتامی دُعا میں شمولیت کی سعادت بھی نصیب ہوئی۔ ۲۳ مارچ کا دن چونکہ یومِ مسیح موعود علیہ السلام کے طور پر جماعتِ احمدیہ میں منایا جاتا ہے لہٰذا اس دن کی مناسبت سے حضور انور نے مسجد فضل لنڈن کے کمپاؤنڈ میں لوائے احمدیت بھی لہرایا۔ مسجد فضل کو رنگ برنگی جھنڈیوں اور بینرز سے سجایا گیا تھا۔

لنڈن میں یومِ عید

احبابِ جماعت نے لنڈن میں ۲۴ مارچ کو عید الفطر کی نماز اسلام آباد میں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی اقتداء میں ادا کی۔ نمازِ عید کے بعد حضور انور نے خطبہ عید ارشاد فرمایا جس میں خاص طور پر بوسنیا کے مظلوم مسلمانوں کی حالتِ زار کا ذکر کرتے ہوئے جماعتِ احمدیہ کی طرف سے کی جانے والی خدمات کا ذکر فرمایا۔ اور عالمگیر جماعت احمدیہ کو دُنیا کے مظلومین کے لئے دُعاؤں کی خصوصی تحریک فرمائی ✣

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ رمضان المبارک کی برکات و عبادات کو افرادِ جماعت کے لئے دوام بخشے۔ اور سب کو اپنی رضا کی راہوں پر چلائے۔ آمین ✣

اداریہ ـــ بقیہ صفحہ (۲)

لیکن حیرت ہے کہ جماعتِ احمدیہ پر منکرِ جہاد کا الزام لگانے والے جہاد کے ان متوالوں کو یہ بات سمجھ نہیں آئی۔ ہائے افسوس کہ وہ میدان جہاں جہاد کی تمام شرائط اب پوری ہو چکی ہیں اس میں دیوانہ وار کودنے کی بجائے ان کا شوقِ جہاد ٹھنڈا ہو چکا ہے۔ یہ حال ہے مُسلم بھائی چارے کا اور آپسی اتفاق و اتحاد کا۔ بے شک ایک بھائی مرتا رہے دوسرے کے کان پر جُوں تک نہیں رینگتی۔

پس ثابت ہُوا کہ مسلمانوں کے لئے نہ تو غیروں میں ہمدردی ہے اور نہ اپنوں میں غیرت وحمیت۔ چنانچہ ہمارے غیر اس بات کو خوب اچھی طرح محسوس کر کے اس کا ناجائز فائدہ بھی اُٹھانا چاہتے ہیں۔ انہیں معلوم ہے کہ ایک کے بعد ایک مسلم قوم کو غارت کرتے رہو۔ ان کا پُرسانِ حال کوئی نہیں۔ اسی بناء پر بعض سیاسی مبصروں اور دانشوروں نے تو یہاں تک کہہ دیا ہے کہ سربین درندوں کے حوصلے اتنے بڑھ گئے ہیں کہ اُن کا دوسرا نشانہ اب یوگوسلاویہ کے زیرِ تسلط کوسووہ شہر ہے۔ جہاں ۹۰ فیصد البانوی نسل کے پانچ لاکھ مسلمان آباد ہیں۔ اگر یورپ نے اپنی چالاکی سے مظلوم بوسنین مسلمانوں سے مظالم کو نہ روکا تو عین ممکن ہے کہ جنوب مشرقی یورپ سے بل کھاتی ہوئی نسلی و مذہبی تعصب کی یہ لہریں تمام یورپ کو اپنی لپیٹ میں لے لیں۔ پس وقت کی نزاکت کو سمجھنے کی ضرورت ہے۔

جماعتِ احمدیہ بفضلہ تعالیٰ اپنے بوسنین مسلمان بھائیوں کے لئے اب تک ایک کروڑ سے زائد رقم خرچ کر چکی ہے۔ مہاجرین جو یورپ کے مختلف ملکوں میں پھیلے ہوئے ہیں دن رات اُن کی خدمت کی جا رہی ہے۔ بے سہارا لڑکیوں کی شادیاں، ولادتوں کے موقع پر مدد۔ کھانے پینے کے سامان، کپڑے اور دیگر اشیائے ضروریہ کے علاوہ اب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے یورپ کے احمدیوں کو تحریک فرمائی ہے کہ وہ ایک ایک بوسنین خاندان کو اپنی کفالت میں لے لیں۔ چنانچہ بفضلہ تعالیٰ بڑی تیزی سے اس پر عمل ہو رہا ہے۔ پھر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بعض ممالک کے احمدیوں اور ریٹائرڈ فوجیوں کو ہدایت فرمائی ہے کہ وہ قانون کے اندر رہتے ہوئے بوسنین مجاہد بھائیوں کی جنگی سامان اور دیگر مشوروں سے مدد کریں۔ پس یہ ہے وہ جماعت جسے کافر اور منکرِ جہاد سمجھ کر دائرہ اسلام سے خارج کیا جاتا ہے۔

لیکن افسوس یہ ہے کہ قوم کی اس مصیبت کی گھڑی میں بھی بعض ہمدردانِ قوم چُوکے نہیں انہوں نے بوسنین مسلمانوں کو ورغلانا شروع کر دیا ہے کہ وہ احمدیوں سے کسی طرح کی مدد نہ لیں کیونکہ یہ لوگ جادوگر ہیں۔ مدد کے بہانے اپنے دامِ فریب میں پھنسا لیں گے۔ ایسی چالاکیوں میں بعض اوروں کے ساتھ خود سعودی عرب بھی شامل ہے۔ لیکن احمدیوں کی بے لوث خدمت کے نتیجہ میں بوسنین مسلمانوں کا کہنا یہ ہے کہ اگر یہ جادوگر ہیں تو ان کا جادو ہم پر چل چکا ہے۔

(منیر احمد خادم)

احمدی وفد کا بوسنیا کا آنکھوں دیکھا حال ۔ بقیہ صفحہ (۲)

جنہوں نے دوسروں کی ضروریات کو اپنی ضرورت پر ترجیح دی۔ ان میں سے کسی خاتون کے پاس سر ڈھانپنے کے لئے کوئی کپڑا وغیرہ نہیں ہے۔ نماز کی ادائیگی میں انہیں اس دِقت کا سامنا ہے کہ سر ننگے ہیں۔ انہوں نے صرف سر ڈھانپنے کے لئے کپڑوں کا ہی مطالبہ کیا۔ مسلمان بچوں کو کرسچین سکولوں میں جانے کی اجازت نہیں۔ ایک مسلمان پروفیسر عورت نے بچوں کو پڑھانے کا انتظام کیا ہے۔ ان بچوں کی تعداد چھ صد کے قریب ہے۔ مگر کاغذ پنسل اور کاپی کتاب کچھ بھی ان کے پاس نہیں۔ اگر انہیں یہ سامان پہنچایا جائے تو عظیم خدمت ہوگی۔

اطلاعات کے مطابق سربین لوگوں نے یہ جنگ باقاعدہ منصوبے کے تحت شروع کی۔ جنگ سے چند دن پہلے ہر قسم کی ٹرانسپورٹ غائب کرا دی۔ اور ہر طرح کا کھانے کا سامان بوسنیا سے خرید کر سربیا میں سٹاک کر لیا گیا۔ سراجیوو میں سامانِ خورد و نوش بے حد مہنگا ہے۔ عورتوں اور بچوں کو نہایت بھیانک طریقے پر ذبح کیا جاتا ہے۔ مثلاً سر ہتھوڑے سے کچل کر لاش پانی میں بہا دیتے ہیں اور یہ سربیا کے لوگوں کا معمول ہے۔

درخواستِ دُعا

مکرم امیر احمد صاحب درویش قادیان کچھ عرصہ سے احمدیہ ہسپتال میں زیرِ علاج ہیں۔ موصوف کو شوگر کا عارضہ بھی لاحق ہے۔ بندش پیشاب کی وجہ سے آپریشن کیا گیا ہے جو ٹھیک نہیں ہو رہا۔ موصوف کی کامل شفایابی اور صحت و تندرستی کے لئے درخواستِ دُعا ہے۔ (ادارہ)

خلاصہ خطبہ جمعہ — بقیہ صفحہ ۱۵

مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس پہلو سے جماعت سے جو توقعات وابستہ کر رکھی ہیں۔ حضور نے فرمایا اگرچہ میں تربیت کے تعلق سے جماعت میں متعدد خطبات اس سے قبل بھی دے چکا ہوں۔ لیکن چونکہ اب سٹیلائیٹ ٹی۔وی کے ذریعہ بفضلہ تعالیٰ دنیا بھر کی جماعتیں استفادہ کر رہی ہیں اس لحاظ سے ضروری ہو گیا ہے کہ اس سے قبل جن لوگوں تک میری آواز نہیں پہنچی تھی اب انہیں بھی شامل کیا جائے اس لئے آئندہ کے خطبات میں کثرت کے ساتھ احباب کو نئے ولولے اور نئے جوش کے ساتھ شامل کرنے کی کوشش کی جائے۔

خطبہ جمعہ جاری رکھتے ہوئے حضور انور نے مذکورہ آیت قرآنی کی ایمان افروز تفسیر بیان فرمائی۔ حضور نے فرمایا کہ اس آیت میں اُمتِ محمدیہ کو خیر اُمت بتاتے ہوئے واضح کیا گیا ہے کہ اُمتِ محمدیہ کی خیر یہ ہے کہ وہ بلا لحاظ مذہب وملت سب انسانوں کے فائدہ و بہبود کیلئے بنائی گئی ہے۔ اور خیر، اُمتِ محمدیہ کی یہ ہے کہ وہ لوگوں کو نیکی کی باتوں کی طرف بلاتی ہے اور بُری باتوں سے روکتی ہے۔ حضور نے مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ پر تمام دنیا کے احمدیوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر تم اپنی نیکیوں کی حفاظت کرنا چاہتے ہو تو لازم ہے کہ تم بدیوں سے نہ صرف اپنے آپ کو بچاؤ بلکہ لوگوں کو بچانے کی کوشش کرو۔ اس میں ایک بہت ہی گہرا نفسیاتی نکتہ بیان فرمایا گیا ہے کہ اگر تم ماحول کو نیکیوں کے اعتبار سے اپنے جیسا نہیں بناتے تو ایک وقت آتا ہے کہ ماحول تم کو اپنے جیسا بنا دیتا ہے۔ حضور نے فرمایا آپ قوموں کے عروج و تنزل کی تاریخیں دیکھ لیں جو قومیں اور معاشرے تاثیر رکھتے ہیں اور ارد گرد پھیلتے چلے جاتے ہیں وہ اس وقت تک زندہ رہتے ہیں جب تک وہ تاثیر زندہ ہے۔ حضور نے فرمایا اس آیت نے ہمیں ہماری بقا کا راز سمجھا دیا ہے کہ اگر ہم نے زندہ رہنا ہے اگر ہم نے اپنی اعلیٰ قدروں کی حفاظت کرنی ہے تو ہمیں کنتم خیر اُمّۃٍ اُخرجت للنّاس کا مصداق بننا ہوگا۔

اللہ تعالیٰ ہمارے آقا کا حامی و ناصر ہو اور مہماتِ دینیہ میں ہر آن آپ کی تائید و نصرت و حفاظت فرمائے۔
آمین ٭

تصحیح

(۱)۔ بدر شمارہ ۱۱/۱۸ مارچ کے صفحہ ۲ پر شائع شدہ مضمون بعنوان "ہو جس کے منتظر تم وہ نہ آئے گا قیامت تک" میں مضمون نگار کا نام غلط شائع ہو گیا ہے۔ صحیح نام "مکرم مولوی مظہر احمد صاحب وسیم مبلغ نیپال" ہے۔

(۲)۔ اسی مضمون کے تیسرے پیراگراف کو یوں پڑھا جائے ــــ "جبکہ قرآن کریم یہ فیصلہ دیتا ہے کہ اگر کوئی شخص جھوٹا مدّعی نبوّت ہو اور کوئی آدمی غلط فہمی سے اس کو نبی تسلیم کرے تو وہ ہرگز کافر نہیں"۔

(۳)۔ اسی مضمون میں آیت "وَقَالَ رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ" کو پڑھتے وقت "یُصِبْکُم بَعْضَ الَّذِیْ" کی بجائے "یُصِبْکُمْ بَعْضُ الَّذِیْ" پڑھا جائے۔

احباب اس کے مطابق اپنے اپنے پرچہ جات میں تصحیح فرمالیں۔ ادارہ ان غلطیوں پر معذرت خواہ ہے ٭

(اِدارہ)

روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ
لُتھرا جیولرز
M/S PARVESH KUMAR S/O SH. GIRDHARI LAL
GOLDSMITH, MAIN BAZAR, QADIAN — 143516.

خالص اور معیاری زیورات کا مرکز
الرّحیم
جیولرز
پروپرائیٹر:- سید شوکت علی اینڈ سنز
پتہ:- خورشید کلاتھ مارکیٹ۔ حیدری نارتھ ناظم آباد۔ کراچی۔ فون:- ۶۲۹۴۴۳

روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ
شریف جیولرز
پروپرائیٹر:- حنیف احمد کامران، حاجی شریف احمد
اقصیٰ روڈ۔ ربوہ۔ پاکستان
PHONE:- 04524 — 649.

QURESHI ASSOCIATES
MANUFACTURERS — EXPORTERS — IMPORTERS
HIGHLY FASHION LADIES MADE-UP,
OF 100% PURE LEATHER, SILK WITH SEQUENCES
AND SOLID BRASS NOVELTIES/GIFT ITEMS ETC.
MAILING ADDRESS } 4378/4 B. MURARI LAL LANE ANSARI ROAD, NEW DELHI-110002 (INDIA)
PHONES:- 011-3263992, 011-3282643
FAX:- 91-11-3755121 SHELKA NEW DELHI.

بہترین ذکر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اور بہترین دُعا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ہے۔ (ترمذی)
C.K. ALAVI RABWAH WOOD INDUSTRIES
MAHDI NAGAR, VANIYAMBALAM - 679339.
(KERALA)
TIMBER LOGS SAWN SIZE
TEAK POLES & WOODEN FURNITURE

طالبانِ دُعا:-
آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS.
۱۶۔ مینگو لین، کلکتہ۔ ۷۰۰۰۰۱

ارشادِ نبوی ؐ
اَدُّوْا زَکٰوۃَ کُمْ
(تم اپنی زکوٰۃ ادا کیا کرو)
ــ(منجانب)ــ
یکے از اراکین جماعتِ احمدیہ بمبئی

SUPER INTERNATIONAL
PHONES:-
OFF:- 6378622
RESI:- 6233389
(PLEASE CONTACT FOR IMPORT AND EXPORT GOODS OF ALL KINDS)
PLOT NO. 6. TARUN BHARAT CO-OP. SOCEITY LTD.
OLD CHAKALA, SAHAR ROAD.
(ANDHERI EAST) BOMBAY - 800099.

اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ
ــ(پیشکش)ــ
باٹی پولیمرز۔ کلکتہ۔ ۷۰۰۰۴۶
فون نمبرز:-
43-4028-5137-5206

YUBA
QUALITY FOOT WEAR

NIR
"ہماری اعلیٰ لذّات ہمارے خدا میں ہیں"
ــ(کشتی نوح)ــ
پیش کرتے ہیں:-
آرام دِہ، مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ، ہوائی چپل نیز ربر پلاسٹک اور کینوس کے جوتے۔
Starline
NEW INDIA RUBBER WORKS (P) LTD.
CALCUTTA - 700015.